سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعتہ المبارک، 28۔اگست 2015
(یوم الجمع، 12۔ذیقعد 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16: شمارہ 3

155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔اگست 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات و ثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015

(مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور و اوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 28-اگست 2015

(یوم الجمع، 12-ذیقعد 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

قُلۡ صَدَقَ اللّٰہُ ۟

فَاتَّبِعُوۡا مِلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۹۵﴾

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی

لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۚ۹۶﴾ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَ مَنۡ

دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ

اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ

الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

سُوۡرَۃُ آل عِمران آیات 95 تا 97

کہہ دو کہ اللہ نے سچ فرمادیا پس دین ابراہیمؑ کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (اللہ) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں سے نہ تھے (95) پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکے میں ہے بابرکت اور جہاں کے لئے موجبِ ہدایت (96) اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہو اس نے امن پا لیا اور لوگوں پر

اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے(97)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و بالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
سب رسُولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بُوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
غم زدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آپ کی شفقت سے کل جو قرارداد پر بات ہوئی تھی اور آپ نے حکم دیا تھا کہ قرارداد لے آئیں تو یہ حضور نبی کریم کی حرمت کا معاملہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ Rules suspend کر کے اس قرارداد کو سب سے پہلے اس floor پر لے کر آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کل آپ سے بات کی تھی اور ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ لاء منسٹر رانا ثناء اللہ خان سے بات ہو گئی ہے اور وہ پہنچنے والے ہیں تو رولز کی معطلی کی تحریک انہوں نے دینی ہے تو جونہی وہ آتے ہیں تو اس کے بعد اسے دیکھتے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میرے اندر اور کوئی بات جائے گی نہیں اس لئے میں اتنی دیر تک واک آؤٹ کرتا ہوں جب تک یہ قرارداد آ نہیں جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: گل صاحب! ویسے یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ مجھے رولز کے مطابق ہاؤس چلانا ہے اور آپ کس چیز کے لئے واک آؤٹ کر رہے ہیں؟ کل آپ نے ایک پوائنٹ اٹھایا اور جو آپ نے بات کی ہے اس پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ میں نے کل آپ سے کہا کہ آپ قرارداد لے کر آئیں۔ قرارداد آپ لے کر آ گئے ہیں، لاء منسٹر صاحب آ جاتے ہیں تو رولز کی معطلی کے حوالے سے میں نے آپ سے کہا تھا کہ ان سے مشورہ کر کے، وہ تحریک پیش کریں گے اور رولز کے مطابق ہم اس کو ایجنڈے پر لے کر آئیں گے تو اس میں واک آؤٹ کرنے والی کیا بات ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں معافی چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایسے نہ کریں اور آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں اس وقت تک اس ایوان میں بیٹھ نہیں سکتا جب تک اس قرارداد کو نہ لائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ویسے باہر بیٹھ جائیں، واک آؤٹ کر کے نہ جائیں۔ مہربانی۔

جناب محمد وحید گل: جی، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وحید گل ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پہلا سوال نمبر 1026 ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1028 بھی ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2501 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3202 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4086 ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4087 بھی ملک تیمور مسعود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2504 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5347 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2506 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: شکریہ۔ جناب سپیکر سوال نمبر 5476 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: آڈیٹوریم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*5476: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر Auditorium for Gujranwala Arts Council کی تعمیر کی جارہی ہے تو مذکورہ Auditorium کی تعمیر کا آغاز کب کیا گیا اور کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

(ب) مذکورہ Auditorium کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ Auditorium کی تعمیر کا تخمینہ کتنی بار revise کیا گیا؟

(د) مذکورہ Auditorium کتنے رقبہ پر محیط ہے نیز اس کے covered area کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) آڈیٹوریم گوجرانوالہ آرٹس کونسل کی تعمیر کا آغاز 08۔2007 سے کر دیا گیا ہے اس آڈیٹوریم کی تعمیر 16۔2015 میں مکمل ہو جائے گی۔

(ب) آڈیٹوریم کی تعمیر پر لاگت کا تخمینہ 131.502 ملین روپے رکھا گیا ہے۔ آڈیٹوریم کے حوالے سے منظوری مورخہ 09۔06۔01 بذریعہ Letter No. SOP(INF)105-18/2003 ہوئی جس پر آڈیٹوریم کا ابتدائی تخمینہ (Million Cap:73.327) منظور ہوا بعد از تخمینہ revise کے لئے بھیجا گیا جس کی لاگت 131.502 ملین روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Rev. 36.102 Million
Cap. 95.400 Million
Total Rs.131.502 Million

(ج) تخمینہ صرف ایک بار ہی revise کیا گیا ہے۔

(د) گوجرانوالہ آرٹس کونسل کا کل رقبہ آٹھ کنال پر محیط ہے جس میں 13381 سکیئر فٹ covered area ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ مذکورہ آڈیٹوریم کی تعمیر کا تخمینہ کتنی بار revise کیا گیا جس کے جواب میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اس کا تخمینہ ایک ہی بار revise کیا گیا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ ابتدائی تخمینے کے مطابق اس آڈیٹوریم کی تعمیر کب تک مکمل ہونا تھی، اس کی تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور کیوں یہ منصوبہ بروقت مکمل نہیں ہو سکا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر میرے بھائی انصاری صاحب کا ضمنی سوال بڑا valid ہے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پراجیکٹ 2009 میں شروع ہوا تھا اور اس پر سالانہ basis پر portion رکھا گیا تھا fully طور پر اس کی لاگت کا فنڈ ہمیں نہیں ملا تھا۔ اب یہ آخری مراحل میں ہے اور میں نے خود بھی visit کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ میں کوشش کروں گا کہ ہمارے پنجاب آرٹس کونسل کے ڈائریکٹر اور چودھری اشرف انصاری خود بھی visit کریں اور کوئی proposal ہے تو وہ بھی دیں کیونکہ گوجرانوالہ میں آرٹس کونسل کی نئی بلڈنگ کی انتہائی ضرورت تھی تو وزیراعلیٰ نے مہربانی کی۔ اس میں پہلے جو فنڈ تھا وہ تقریباً 73.327 ملین روپے تھا اور جب اس کی revision کی گئی، کیونکہ ہر سال rates میں اضافہ ہو جاتا ہے تو اب یہ fully طور پر بلڈنگ جو آٹھ کنال پر ہم نے تیار کی ہے الحمد للہ یہ renovation پر ہے اور revisions کے بعد 131 ملین روپے اس کے fully طور پر فنڈز جو allocate ہوئے تھے وہ ہم نے provide کر دیئے ہیں۔ اس کا covered area تقریباً 13381 سکیئر فٹ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں کی عوام کی demand کے مطابق یہ بنائی گئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کب تک مکمل ہوگی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کی renovation ہو رہی ہے اور آخری مراحل میں ہے چونکہ اس میں date نہیں تھی تو میں اس کی انفارمیشن لے کر ابھی انصاری کو دے دیتا ہوں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کا ابتدائی تخمینہ بتایا گیا ہے کہ 73.327 ملین روپے تھا اور اس کے تخمینے کو revise کیا گیا تو اب یہ cost تقریباً 131.502 ملین روپے ہو گئی جو کہ تقریباً double ہو گیا اور ڈُگنا ہو گیا ہے۔ تھوڑا بہت اضافہ تو سمجھ میں آتا ہے تو ڈُگنا اضافہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس criterion کے تحت اتنا اضافہ کیا گیا ہے؟ اس کی وضاحت فرمادیں کہ کیا پہلے ہی کم تھا یا بعد میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راناصاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ 2009 میں اس کا آغاز ہوا تھا اور 2009 سے اب 2015 ہے آخری مراحل میں ہے تو جو چھ سال کا عرصہ تھا اُس میں after three months یا six months جو rates ہیں اُن میں اضافہ ہوتا ہے اور جو اینٹیں 3 ہزار روپے فی ہزار تھیں اب وہ 7 ہزار تک پہنچ چکی ہیں اسی طرح جو میٹیریل ہے اُس میں اضافہ ہونے کے بعد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: راناصاحب! آپ سمجھتے نہیں ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی کتنی بڑی زیادتی ہے آپ اس کو own کریں 2009 کا آپ 2015 میں complete کر رہے ہیں اور آپ نے اُس کا estimate 131 ملین پر پہنچا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ongoing scheme تھی جب ongoing scheme ہوتی ہے اُس کو جو ہر سال بجٹ کا portion ملتا ہے وہی اُس کو دیا جاتا ہے for example اگر 20 ملین ملتے ہیں یا 30 ملین ملتے ہیں تو اگر ہم نے ایک ہی سال میں مکمل کرنا ہوتی تو ایک سال میں جو فنڈز allocate کئے تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک سکیم کو چھ سال ongoing رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب یہ آخری مراحل میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! آپ کوئی اور بات کرنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ جو ongoing scheme کی رانا صاحب نے بات کی ہے میرے حلقے میں 57 کروڑ روپے سے LOS ایک پراجیکٹ منظور کیا گیا وہ 4۔ارب 75 کروڑ روپے میں

مکمل ہوا ہے۔ اُس کی وجہ یہ تھی کہ یہ پراجیکٹ میرے دور میں شروع کیا گیا تھا linger on کرتے کرتے تاکہ وہاں سے میری تختی اُتر جائے میں نے انہیں پہلے بھی آفر کی تھی کہ میری تختی اُتار دی جائے مہربانی کرکے پراجیکٹ مکمل کر دیا جائے 4-ارب 75 کروڑ روپے میں یہ پراجیکٹ مکمل کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب وہ ongoing scheme تھی۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس بات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ان کے حلقوں میں فنڈز تو لگ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3201 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے، اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 5477 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کے سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

*5477: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ڈویژنل آرٹس کونسلز کے ملازمین کو ابھی تک سروس سٹرکچر نہیں دیا گیا ہے ان ملازمین کو کب تک سروس سٹرکچر دے دیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ڈویژنل آرٹس کونسلز کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد ماہانہ بنیادوں پر پنشن کا حق نہ ہے ان کو یہ حق کب تک دے دیا جائے گا؟

(ج) پنجاب آرٹس کونسل اور اس کی ڈویژنل آرٹس کونسلز کے ملازمین سے جو رقم Contributing Provident fund کی مد میں کاٹی جاتی ہے وہ رقم کہاں پر invest کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام مجریہ ایکٹ 1975 کے تحت عمل میں ہوا پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ تاحال پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کے لئے سروس سٹرکچر نہیں ہے آئندہ پنجاب آرٹس کونسل کے بورڈ آف گورنرز کے منعقد ہونے والے اجلاس میں سروس سٹرکچر کا مسودہ برائے منظوری پیش کر دیا جائے گا۔

(ب) پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کو پنشن کی سہولت میسر نہیں ہے تاہم سی پی فنڈ کی سہولت میسر ہے آئندہ پنجاب آرٹس کونسل کے بورڈ آف گورنرز کے منعقد ہونے والے اجلاس میں پنشن کو بطور نکاتی ایجنڈا مسودہ میں شامل کر دیا جائے گا۔

(ج) پنجاب آرٹس کونسل سی پی فنڈ کی رقم جس میں ملازمین کی تنخواہ سے 10 فیصد کے حساب سے کاٹی جانے والی رقم اور 10 فیصد کے حساب سے کونسل کی طرف سے دی جانے والی رقم شامل ہوتی ہے گورنمنٹ کے منظور شدہ بنک میں invest کرتی ہے اس کے لئے پانچ Scheduled Banks سے منافع کی شرح طلب کی جاتی ہے جو بنک اس وقت زیادہ شرح منافع پیش کرتا ہے اس بنک میں مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد سی پی فنڈ کی رقم کو invest کیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ رقم درج ذیل بنکوں میں زیادہ شرح منافع کی بنیاد پر invest کی گئی ہے۔

1۔ دی بنک آف پنجاب، مین برانچ، لاہور
2۔ دی بنک آف پنجاب، شادمان برانچ، لاہور
3۔ دی نیشنل بنک آف پاکستان، ریجنل آفس، مسلم ٹاؤن، لاہور

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل اور اُس کی ڈویژنل آرٹس کونسل کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد ماہانہ بنیادوں پر پنشن کا حق نہ ہے ان کو یہ حق کب تک دیا جائے گا؟ تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ جو ان کا contributing provident fund ہے وہ ان کی تنخواہ سے کاٹ لیا جاتا ہے اور پنشن کے لئے انہوں نے فرمایا ہے کہ آئندہ جو بورڈ آف گورنرز کا اجلاس ہو گا اُس کے ایجنڈا میں اس کو شامل کیا جائے گا تو یہ بورڈ آف گورنرز کا اجلاس کب ہونے جا رہا ہے اور یہ کتنے عرصہ بعد ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ جو انصاری صاحب کے سوال کا جز (ب) ہے اس میں بالکل انہوں نے پوچھا ہے اس میں جو ہماری پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین ہیں اُن کی پنشن پہلے نہیں ہوتی اب اس کے لئے جو سفارشات ہمیں آئی، جو تجاویز آئی اُس پر ہم نے بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ کے لئے جو process ہے وہ ہم نے adopt کیا ہے اور سیکرٹری صاحب نے سمری move کر دی ہے انشاءاللہ within days ہم یہ میٹنگ کر لیں گے اور جو بورڈ کے ممبر ہیں اُن میں parliamentarian بھی ہیں اُن سے permission لینے کے بعد کیونکہ جو تنخواہ میں سے 10 فیصد کٹوتی ہوتی ہے اُس میں گورنمنٹ 10 فیصد ہی اضافہ کر کے ڈبل اُن کو دیتی ہے جو C.P Fund ہے تو انشاءاللہ جو ہماری بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ ہو گی تو ہم پوری کوشش کریں گے کہ اُس میں یہ approve ہو جائے اور اُس کے بعد پنشن کا آغاز کریں۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر میرے سوال کا جواب نہیں آیا میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ یہ اجلاس کب ہونے جا رہا ہے اور یہ اجلاس کتنے عرصے بعد بلایا جاتا ہے اور کیا آئندہ جو اجلاس ہونے جا رہا ہے اُس میں ان کو پنشن کا حق دے دیا جائے گا یا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اشرف علی انصاری صاحب! انہوں نے اسی کا جواب دیا ہے آپ نے سنا نہیں ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دوبارہ جواب دے دیں اس سلسلے میں پہلے کوئی میٹنگ ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب سے آرٹس کونسلیں بنی ہیں اُن کے جو بھی employees ہیں اُن کا جو procedure ہے اُس میں پنشن نہیں ہے ہمارے کچھ اور بھی ڈیپارٹمنٹ ہیں جیسے tourism department ہے اُس میں بھی میرے خیال میں پنشن کا حق نہیں ہے۔ اب جو ایک proposal یا suggestion ملی ہے جو demand آئی ہے اُس کو ہم Board of Directors کے پاس لے کر جا رہے ہیں کیونکہ اس کی پاور Board of Directors کے پاس ہے تو انشاءاللہ ہم کوشش کریں گے باقی جو انصاری صاحب کا سوال ہے کہ کب میٹنگ ہو گی اُس کے لئے ہم نے summary move کی ہے انشاءاللہ ہم 10 یا 15 دن کے اندر ہم یہ میٹنگ کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ پہلی میٹنگ ہو گی پہلے تو کبھی نہیں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!جب ضرورت ہوتی ہے ہم بُلا لیتے ہیں every time members تیار ہوتے ہیں کوئی ایسا issue نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،چودھری اشرف علی انصاری!

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!اس میں بتایا گیا تھا کہ جو 10 فیصد ملازمین کی تنخواہیں ہیں اُس سے کاٹتے ہیں اور پھر اُتنی ہی رقم اپنے پاس سے دیتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو اس پر منافع لیتے ہیں تو یہ منافع ڈیپارٹمنٹ کو جاتا ہے یا ریٹائرڈ ملازمین کو دیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!چودھری صاحب کا جو ضمنی سوال آگیا ہے اس میں جو انوسٹمنٹ ہے وہ جو ہمارے declared banks کے اکاؤنٹ میں رکھی جاتی ہے اور اس میں جتنی بھی شرح منافع آتی ہے وہ اُسی اکاؤنٹ میں رہتی ہے کسی اور اکاؤنٹ میں نہیں جاتی اور باقی further جو چودھری صاحب کا پوائنٹ ہے اُس کی انفارمیشن میں ڈیپارٹمنٹ سے لے کر بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:یہ رقم پھر کہاں پر خرچ کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!یہ ملازمین کو ہی واپس دی جاتی ہے کہیں اور کسی منصوبے پر خرچ نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر:چودھری اشرف علی انصاری!یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہوگا۔

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!میری گزارش یہ تھی میں نے یہ پوچھا ہے کہ ایک تو یہ کہہ رہے ہیں کہ 10 فیصد extra اپنے پاس سے ملازمین کو دیتے ہیں تو جو منافع اس سے ملتا ہے وہ کس کو ملتا ہے ملازمین کو ملتا ہے یا ڈیپارٹمنٹ اپنے پاس رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت(رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!یہ fresh question ہے میرا خیال ہے اس کے کسی بھی جز میں اس کا ذکر نہیں ہے اگر ہوتا تو میں ضرور اس کا جواب دے دیتا لیکن اس کے باوجود fresh انفارمیشن لے کر انشاء اللہ انصاری صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،اگلا سوال نمبر 5628 میاں محمد شعیب اویسی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 6572 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے،اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 6146 جناب احسن

ریاض فتیانہ کا ہے ---موجود نہیں ہیں لہٰذااس سوال کو dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر6573 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pendingکیا جاتا ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تین تین مہینے ہو گئے ہیں ان سوالوں کا جواب نہیں آتا یہ کب آئے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!انشاءاللہ آپ nextجو بھی dateدیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!میں نے تو dateنہیں دینی ان سوالوں کے جوابات اب کیوں نہیں آئے یہ بتائیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!یہ تھوڑا سا processتھا اب میرے پاس تو ان سوالوں کا جواب پہنچ چکا ہے لیکن میرے خیال میں اسمبلی کا جو متعلقہ فورم ہے وہاں تک نہیں پہنچ سکا تو اُس کو ہم چیک کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب !رولز کے مطابق آپ نے آٹھ دن میں یہاں پر جواب جمع کروانا ہوتا ہے اس کی انکوائری کر کے پندرہ دن کے اندر اندر آپ یہاں ایوان کو بتائیں گے کہ جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!جی،انشاءاللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: پندرہ دن کے اندر جو متعلقہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ جواب دینے میں کوتاہی کی ہے اُن کے خلاف کارروائی کر کے اسمبلی سیکرٹریٹ کو informکریں گے کہ آپ نے کیا کارروائی کی ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):جناب سپیکر!جی،انشاءاللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!سوال نمبر 6270ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: قائم شدہ بس سٹینڈز کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*6270: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال سٹی میں کتنے سرکاری اور پرائیویٹ بس اور ویگن سٹینڈز قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے یہ کس کس کلاس کے ہیں اور ان سٹینڈز پر مسافروں کے لئے کن سہولیات کی فراہمی کو لازمی قرار دیا جاتا ہے، کیا کسی بس ویگن سٹینڈ کو سہولیات کی عدم فراہمی پر اجازت نامہ منسوخ کیا گیا اور سہولیات کی لازمی فراہمی کی نگرانی کے لئے کیا انتظام ہے؟

(ب) پرائیویٹ بس ویگن سٹینڈ ہولڈر ہر بس ویگن سے فی پھیرہ کتنی اڈا فیس وصول کرنے کا مجاز ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ بس، ویگن سٹینڈ مقررہ اڈا فیس سے کئی کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ضلع ساہیوال میں تین سرکاری جنرل بس سٹینڈز کی منظوری دی گئی ہے اور انیس ڈی کلاس ویگن سٹینڈز منظور کئے گئے ہیں۔ سرکاری سٹینڈز سی کلاس اور پرائیویٹ سٹینڈز ڈی کلاس ہیں۔ تمام سٹینڈز پر مسافروں کو پانی، انتظار گاہ زنانہ اور مردانہ، مسجد، واش روم زنانہ و مردانہ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ تمام سٹینڈز پر سہولیات موجود ہیں اس وجہ سے کسی سٹینڈ کو منسوخ نہ کیا گیا۔ نگرانی کے لئے ٹرانسپورٹ سب انسپکٹر اور موٹر وہیکل ایگزامینز کو مقرر کیا گیا ہے جو روزانہ کی بنیاد پر چیکنگ کرتے ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی پرائیویٹ ڈی کلاس ویگن سٹینڈ کی فیس مقرر نہ کر سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال سٹی میں کتنے سرکاری اور پرائیویٹ بس اور ویگن سٹینڈ قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے یہ کس کس کلاس کے ہیں اور ان سٹینڈ پر مسافروں کے لئے کن سہولیات کی فراہمی کو لازمی قرار دیا جاتا ہے کیا کسی بس ویگن سٹینڈ کو سہولیات کی عدم فراہمی پر اجازت نامہ منسوخ کیا گیا اور سہولیات کی لازمی فراہمی کی نگرانی کے لئے کیا انتظام ہے؟

جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتادیں کہ "سی کلاس" اور "ڈی کلاس" بس اور ویگن سٹینڈز کی منظوری کا کیا طریق کار ہے، کیا یہ ساہیوال ڈویژن کی آبادی کے مطابق sufficient ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں تین سرکاری جنرل بس سٹینڈز کی منظوری دی گئی ہے اور انیس ڈی کلاس ویگن سٹینڈز منظور کئے گئے ہیں۔ سرکاری سٹینڈز سی کلاس اور پرائیویٹ سٹینڈز ڈی کلاس ہیں۔ تمام سٹینڈز پر مسافروں کو بنیادی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ہم اس کو ہمہ تن چیک بھی کرتے رہتے ہیں اور اس کی ہفتہ وار رپورٹ بھی ہمارے پاس آتی ہے جس کو ڈیسک بورڈ پر بھی چڑھا دیا جاتا ہے۔ میرے بھائی نے بات کی ہے کہ اس کو کیسے منظور کیا جاتا ہے؟ وہاں کے چیئرمین ڈی سی او ہوتے ہیں، ہمارا سیکرٹری آرٹی اے اس کا ممبر ہوتا ہے تو یہ وہی منظور کرتے ہیں اور انہی کے پاس لوگ درخواستیں لے کر جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے سوال میں یہ گزارش کی تھی کہ کیا یہ سٹینڈز ساہیوال کی آبادی کے مطابق sufficient ہیں؟ اب اگر آپ اجازت دیں کیونکہ پھر آپ نے پابندی لگا دینی ہوتی ہے کیا میں ضمنی سوال باری باری کرلوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر ہمارا ضمنی سوال کرنے کا ٹائم ختم ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے کتنے ضمنی سوال کرنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال میں ضمنی سوال زیادہ کرنے بنتے ہیں کیونکہ اس کا جو جواب آیا ہے وہ بڑا stereo type ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جتنے مرضی ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتائیں کہ کیا یہ sufficient ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جب یہ apply کیا جاتا ہے تو تمام تر معاملات دیکھ کر وہ اڈے منظور کئے جاتے ہیں اس لئے میں نے عرض کیا ہے کہ ساہیوال

میں انیس ڈی کلاس ویگن سٹینڈز اور اسی طرح سی کلاس جس کو سٹی گورنمنٹ own کرتی ہے وہ آبادی کے مطابق ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا یہ sufficient ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ sufficient ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جتنے بھی سٹینڈز ہیں، میرے بھائی نے تو یہ فرما دیا ہے کیونکہ یہ پنجاب کو دیکھ رہے ہیں لیکن اس وقت ساہیوال کی آبادی 26 لاکھ کی ہے اس میں آپ imagine کریں کہ وہ صرف انیس سٹینڈز ہیں اور وہاں پر انتشار ہوتا ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے اس لئے ایک تو میری یہ گزارش ہے کہ وہاں پر سٹینڈز کا اضافہ کیا جائے تاکہ وہ پبلک کی access میں آجائیں۔

جناب سپیکر! دوسری جو سہولیات کی بات بتائی گئی ہے تو آج آپ وہاں پر اپنا کوئی نمائندہ بھیج کر چیک کروالیں کہ مسافروں کے لئے کیا کیا سہولیات available ہیں اور طے شدہ معاملات کے مطابق یہ سارے چل رہے ہیں تو کیا یہ انہیں درست کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ نے یہاں پر کب چکر لگایا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وہاں پچھلے ہفتے گیا ہوں۔ یہ جواب کاغذوں کی حد تک تو بالکل ٹھیک ہے لیکن onground ایسا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ سٹینڈز پر facilities کے حوالے سے ایک معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چل رہا ہے اور گجرات سے ہمارے بھائی میاں طارق محمود نے ایک سوال کیا تھا تو میں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں، میاں طارق محمود کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں، محکمہ ٹرانسپورٹ اور ڈی سی او بھی وہاں پر ہو گا۔ جب ہم وہاں پر گئے اور چیک کیا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں پر کچھ معاملات ایسے ہی تھے جس طرح میاں طارق محمود نے point out کئے تھے۔ جب ہم نے چیک کیا تو پھر ہم نے اُن اڈوں کو بند کر دیا تھا اور آج بھی چار اڈے seal ہیں۔ چونکہ یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا گیا ہے اس کے بعد اب بہتری آ رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں ایوان میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس میں مزید بہتری آئے گی۔ جو انہوں نے

ساہیوال کے حوالے سے کہا ہے یہ point out کریں ہم اس کو بھی چیک کر لیتے ہیں اگر وہاں پر بھی ایسا کوئی معاملہ ہے تو اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ ہمیں ہفتہ وار اس کی رپورٹ آتی ہے اور تصاویر بھی آتی ہیں اگر اس میں کوئی فائل رپورٹ آئی ہے تو جس نے فائل رپورٹ بھیجی ہے اس کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو چیک کروالیں۔ ملک صاحب! کیا اب آپ مطمئن ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ویسے تو آپ نے اجازت unlimited دی تھی لیکن چلیں میں صرف آخری سوال کر لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، کرلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ پرائیویٹ بس ویگن کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کرتے ہیں لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ آپ وہاں کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دیں کیونکہ اگر دس، بیس روپے فیس ہے تو وہاں پر دو دو سو، تین تین سو روپے وصول کئے جاتے ہیں۔ وہاں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ کیا یہ اس کو کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا ہمیں دوبارہ یہ معاملہ اسمبلی میں لانا پڑے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ سی کلاس کی بات کر رہے ہیں یا ڈی کلاس کی بات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سی کلاس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! سی کلاس میں جو فیس مقرر کی جاتی اس کا تعین سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کرتی ہے میرے پاس ریکارڈ موجود ہے میں ان کو ان کی کاپیاں دے دیتا ہوں اس میں مکمل تفصیل درج ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت دیں تو میرے پاس ریکارڈ موجود ہے جو ساہیوال میں ٹھیکہ ہوا ہے وہ ٹھیکہ ٹی ایم اے نے دیا اور اس کی فیس اگر بیس روپے یا پچاس روپے ہے تو اس پر تین تین سو روپے یا پانچ پانچ سو روپے دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو چیک کروائیں۔ اس کا ٹینڈر میرے خیال میں ٹی ایم اے کرتی ہے اس کو چیک کروایا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس کی کوئی next date رکھ لیں جس میں یہ رپورٹ پیش کریں گے۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ڈی سی او سے اس کی complaint کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے already ڈی سی او سے بھی اس کی complaint کی ہے، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے بھی کی اور میرے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ملک صاحب کو اپنے چیمبر میں بٹھا کر ریکارڈ لیں اور اس کا نوٹس لیں۔ اگلا سوال نمبر 6583 میاں طاہر کا ہے لیکن اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ میاں طاہر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! تین مہینے پہلے یہ سوال دیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طاہر صاحب! میں نے اس بارے میں جو کہنا تھا وہ انہیں کہہ چکا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب آپ یہ دیکھ لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم تین تین، چار چار ماہ پہلے سوال کرتے ہیں لیکن ان کا جواب نہیں آتا۔ آج بھی ہم صبح سے اٹھ کر اپنی تیاریاں کر کے آئے ہیں لیکن یہاں آ کر پتا چلا کہ جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے تیاری کہاں سے کی ہو گی آپ کا تو جواب ہی نہیں آیا۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے اور اس سوال کا جواب آ گیا ہے۔ سوال کا نمبر بولیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6584 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ اطلاعات کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*6584: میاں طاہر: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ اطلاعات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان میں کتنی اسامیاں منظور شدہ، عہدہ، گریڈ کی ہیں کتنی پُر اور کتنی خالی کب سے ہیں؟

(ج) اس محکمہ کے اغراض ومقاصد کیا ہیں اور اس کی آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ اطلاعات حکومت پنجاب کا ایک ڈویژن آفس کمشنر کمپلیکس میں قائم ہے جبکہ اس کے ماتحت مندرجہ ذیل ضلعی دفاتر کام کر رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس، جھنگ

ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس، ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ب) فیصل آباد ڈویژن آفس میں انتیس منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے چوبیس اسامیاں پُر اور پانچ اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈویژنل دفتر فیصل آباد محکمہ اطلاعات وثقافت پنجاب کے ماتحت اپنے فرائض انجام دیتا ہے جس کا بنیادی فرض ضلعی انتظامیہ کو صحافتی اعتبار سے سہولیات فراہم کرنا ہے۔

1۔ حکومت کی جانب سے عوام کی فلاح وبہبود کے لئے کئے گئے اقدامات کو اجاگر کرنا۔

2۔ ڈویژنل دفتر فیصل آباد صحافی حضرات کو ایکریڈیٹیشن کارڈ کے اجراء کے ضمن میں معاونت فراہم کرتا ہے۔

3۔ ڈویژنل دفتر فیصل آباد نے متعدد بار ضلعی انتظامیہ دیگر عہدہ داران اور فیصل آباد پریس کلب کے مابین میٹنگز کا انعقاد ممکن بنایا اور بہتر تعلقات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

4۔ اہم شخصیات کی آمد کے موقع پر صحافی حضرات کو کئی مرتبہ ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی گئی جس کے باعث سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ ممکن ہو سکا۔

5۔ سرکاری محکموں کے متعلق خبروں کا اجراء اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کے سلسلے میں معاونت فراہم کی گئی۔

6۔ مزید یہ کہ محکمہ کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد ڈویژن آفس میں 29 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ جو لوگ وہاں پر بیٹھتے ہیں وہ کیا کیا ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! فیصل آباد ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے وہ وہاں پر بیٹھ کر ڈسٹرکٹ جھنگ کو دیکھتے ہیں، ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو دیکھتے ہیں اور اسی طرح چنیوٹ کو بھی دیکھتے ہیں۔ وہاں پر جتنے functions ہوتے ہیں ہر لحاظ سے ان کو facilitate بھی کیا جاتا ہے اور جو حکومت کی جانب سے عوام کی فلاح و بہبود کے steps ہوتے ہیں ان کو وہ promote کرتے ہیں۔ اسی طرح جو پریس سے related لوگ ہوتے ہیں ان کی میٹنگ بھی کرواتے ہیں اور جب کوئی officially طور پر visit ہوتا ہے تو اس کو بھی facilitate کرتے ہیں۔ خدانخواستہ جب کوئی flood آتا ہے تو وہاں پر بھی ایک role play کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داری کو اچھے طریقے سے نبھاتے ہیں۔ انفارمیشن چونکہ گورنمنٹ کا ایک important department ہوتا ہے اور ہمیشہ جو بھی ملک ترقی کرتے ہیں وہ اپنی information base پر ہی کرتے ہیں۔ الحمدللہ گورنمنٹ آف پنجاب انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ day by day promote ہو رہا ہے اور لوگوں کو facilitate کرتا ہے۔ انشاءاللہ میاں طاہر کا سوال بڑا valid ہے ہم ان کے ساتھ مزید بھی co-ordinate کریں گے یہ ہمیں کوئی guideline بھی دیں کیونکہ ہمارا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں اگر کسی اصلاح کی ضرورت ہو تو میرے colleague ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں تاکہ ہم اس ڈیپارٹمنٹ کے role کو مزید بہتر کر سکیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ وہاں پر اس وقت 29 اسامیاں موجود ہیں، جس میں سے 24 اسامیاں پُر ہیں اور صرف پانچ اسامیاں خالی ہیں۔ وہاں پر محکمہ کا حال یہ ہے کہ سوائے دو بندوں کے تیسرا بندہ موجود نہیں ہوتا۔ اس وقت فیصل آباد شہر کی آبادی ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ساتھ ڈویژن کے دوسرے ڈسٹرکٹ جیسے ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چنیوٹ ہیں، وہاں سے بھی لوگ محکمہ کے ہیڈ آفس میں آتے ہیں لیکن وہاں پر عملہ موجود نہیں ہوتا۔ آپ اس سلسلے میں انکوائری کروا سکتے ہیں، کوئی ٹیم بنا کر ان کو چیک کروا لیں وہاں پر کوئی بندہ ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتا۔ قوم کے خون پسینہ کی کمائی ان کی تنخواہوں کے لئے دیتے ہیں تو پھر وہ اپنے دفتر میں کیوں نہیں آتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی حاضری کیوں نہیں ensure کرواتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میاں طاہر صاحب کا سوال بڑا valid ہے، ہم انشاء اللہ ان کی حاضری ensure کروائیں گے اور یہ بھی پوچھیں گے کہ وہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے کیوں ادا نہیں کر رہے۔ ہمارے وہاں پر ڈائریکٹر پبلک ریلیشن ہیں جو کہ گریڈ 19 کے آفیسر ہیں، اسی طرح ان کے ساتھ ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں، اس کے علاوہ ایک انفارمیشن آفیسر ہیں، ایک اسسٹنٹ اور سٹینو گرافر بھی موجود ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی تفصیل نہ بتائیں بلکہ ان کی حاضری کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! حاضری تو وہاں پر ہوتی ہے۔ ان کی جو suggestion ہے میں ان سے مزید coordinate کرلوں گا اور اگر وہ ملازمین ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتے تو ان پر ایکشن بھی لیا جائے گا۔ یہ کسی صورت میں قابل برداشت نہیں ہے کہ وہ حکومت کے ملازم ہوں حکومت کے خزانے سے تنخواہیں بھی لیں اور اپنی ڈیوٹی ادا نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ خود بھی visit کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہاں پر visit بھی کیا جائے گا اور میاں صاحب بھی surprise visit کریں جو ملازمین وہاں پر غیر حاضر پائے جائیں ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 6684 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ رانا صاحب! ایک منٹ کے لئے آپ کھڑے ہو جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بیوروکریسی نے اس معزز ایوان کو ایک مذاق بنالیا ہے۔ رانا صاحب! آئندہ کے بعد اگر کسی سوال کا جواب رولز کے مطابق نہیں آیا ہوگا تو متعلقہ سیکرٹری، منسٹر اس کے ذمہ دار ہوں گے، اس حوالے سے یہ میں آخری وارننگ دے رہا ہوں۔ اس ایوان کو مذاق مت بنائیں، مجھے یہ بھی پتا ہے کہ ان بیوروکریٹس کی بھی بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں لیکن اس ایوان کو مذاق نہ بنایا جائے، یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہ سب کے لئے آخری وارننگ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ انشاء اللہ آئندہ آپ کو اس کا موقع نہیں ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔آدھے سے زیادہ سوالات کے جوابات ہی موصول نہیں ہوئے، باقی سوالات مکمل ہو چکے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع راولپنڈی: ورکنگ وومن (خواتین) کو ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی تفصیلات

*1026: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ورکنگ وومن (خواتین) کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنی بسیں چلائی گئیں اور کتنی ورکنگ وومن (خواتین) اس سہولت سے استفادہ کر رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں آنے والے وقت میں ٹرانسپورٹ چلانے کا کوئی میگا پراجیکٹ شروع کر رہی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران خواتین کے لئے علیحدہ سے کوئی بس نہ چلائی گئی ہے تاہم موجودہ چلنے والی گاڑیوں میں خواتین کے لئے نشستیں مختص کی گئی جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ منی بس پہلی آٹھ نشستیں اور اتنی ہی خواتین کھڑے ہو کر سفر کر سکتی ہیں۔
2۔ ویگن پہلی پانچ نشستیں
3۔ سوزوکی فرنٹ سیٹ

(ب) فی الوقت ضلع ہذا میں کوئی بھی میگا پراجیکٹ شروع نہ ہے البتہ حکومت پنجاب آنے والے وقت میں ایسے کئی منصوبوں کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع راولپنڈی: بس سٹینڈز پر مسافروں کے لئے سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1028: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے بس سٹینڈز ہیں؟

(ب) ان سٹینڈز پر مسافروں کی سہولیات کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان اڈوں پر مسافروں کے لئے نہ بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ ہی بیت الخلاء کا انتظام ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اڈوں پر کھانے پینے کی اشیاء انتہائی مہنگی ہیں، حکومت مذکورہ مسائل کے حل کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 18 ڈی کلاس اور ایک سی کلاس جنرل بس سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

(ب) موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت مسافروں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی ہیں ان تمام سٹینڈز کا وقتاً فوقتاً دورہ کیا جاتا ہے اور تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے جیسا کہ مسافروں کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائیلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اجاگر کرنے کے لئے بینرز فلیکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ تمام سٹینڈز پر مسافروں کی سہولت کے لئے بیٹھنے کی جگہ، بیت الخلاء اور دیگر بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(د) اس قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو موٹر وہیکلز رولز کے تحت اڈا مالک کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: بند روڈ پر بس اڈوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2501: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بند روڈ لاہور کے ارد گرد کتنے بس سٹینڈ قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے یہ بس سٹینڈز کس کس کلاس کے ہیں ان بس سٹینڈز پر مسافروں کے لئے کم از کم کن سہولیات کی فراہمی لازمی قرار دی جاتی ہے۔ کیا کسی بس سٹینڈ کی کم از کم سہولیات فراہم نہ کرنے پر اجازت منسوخ کی گئی ہے مسافروں کو سہولیات کی لازمی فراہمی کی نگرانی کے لئے کیا انتظام ہے؟

(ب) پرائیویٹ بس سٹینڈ ہولڈر ہر بس سے فی پھیرا کتنی اڈا فیس وصول کرنے کا مجاز ہے کیا یہ درست ہے کہ ہر پرائیویٹ بس سٹینڈ مقررہ اڈا فیس سے کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کرتے ہیں؟

(ج) جنرل بس سٹینڈاور پرائیویٹ بس سٹینڈز پر بسوں کی بروقت روانگی کے لئے کیااہتمام ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بند روڈ کے ارد گرد اس وقت 9منظور شدہ سٹینڈز ہیں جن میں سے سات عدد پرائیویٹ (ڈی کلاس)جبکہ دوعدد سی کلاس سٹینڈ ہیں ان تمام سٹینڈز پر مسافروں کی سہولت کے لئے انتظار گاہیں بیت الخلا، پینے کے پانی کی فراہمی اور رات کے اوقات میں روشنی کا انتظام ہونا لازمی ہے اور تمام منظور شدہ اڈوں پر یہ سہولیات بہم میسر ہیں اور آج تک کوئی سٹینڈ سہولیات کی عدم فراہمی کی بناء پر منسوخ نہ کیا گیا ہے جبکہ ان سہولیات کی نگرانی DRTA فیلڈ سٹاف وقتاً فوقتاً اور سیکرٹری DRTA بوقت سالانہ تجدید لازماً کرتے ہیں۔

(ب) پرائیویٹ بس سٹینڈ(ڈی کلاس) کے لئے نہ ہی اڈافیس مقرر شدہ ہے اور نہ ہی سٹینڈ ہولڈر اڈا فیس وصول کرنے کے مجاز ہیں کیونکہ وہاں سے وہ صرف اپنی کمپنی کی گاڑیاں چلاتے ہیں جبکہ سی کلاس سٹینڈز پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اڈافیس وصول کرنے کی مجاز ہے۔

(ج) جنرل بس سٹینڈز پر "پہلے آئے پہلے جائے" کے اصول کے تحت گاڑیوں کی روانگی کا انتظام ہے جبکہ پرائیویٹ اڈامالکان اپنے اڈا کی ساکھ کی بہتری کے لئے اور مسافروں کے لئے زیادہ پر کشش سفر کی سہولت کے لئے عموماً اپنی بسیں مقررہ وقتوں پر روانہ کرتے ہیں۔

لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا نئی بسوں کی فراہمی کے لئے
پرائیویٹ کمپنی سے معاہدہ و دیگر تفصیلات

*3202: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیاوزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے نئی بسوں کی فراہمی کے لئے ایک پرائیویٹ کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا ہے اگر ہاں تو اس کمپنی کا نام وپتا اور معاہدے کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس کمپنی کے ساتھ کتنی نئی بسوں کی فراہمی کا معاہدہ ہوا اور فی بس قیمت اور کل معاہدہ کا کتنا تخمینہ ہے، کمپنی کو کتنی رقم ایڈوانس دی گئی اور کتنی رقم بقایا ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمپنی کو کل معاہدہ سے زائد ادائیگی کر دی گئی ہے جبکہ مطلوبہ بسیں ابھی تک ایل ٹی سی کو نہیں مل سکیں۔ یہ زائد ادائیگی ایل ٹی سی کے نااہل غیر ذمہ دار افسران کی وجہ سے ہوئی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت زائد ادائیگی واپس لینے اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں عوام الناس کی سفری سہولیات میں اضافہ کے لئے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مزید نئی بسیں لانے کے لئے کوشاں ہے اور اس تناظر میں مختلف تجاویز پر غور جاری ہے لیکن باقاعدہ طور پر کسی بھی کمپنی سے کوئی معاہدہ زیر غور نہیں۔

(ب) جیسا کہ درج بالا جواب میں ایوان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ نئی بسوں کے سلسلہ میں کوئی بھی معاہدہ نہیں ہوا اللہذا کسی بھی قسم کی تفصیل فراہم کرنے سے ادارہ قاصر ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے اور نہ ہی اس سوال میں کوئی صداقت ہے کہ ایل ٹی سی افسران /انتظامیہ کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا۔

(د) متعلقہ سوال کا جواب درج بالا جوابات کے عین مطابق ہے۔

راولپنڈی:ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4086:ملک تیمور مسعود:کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں بے شمار پبلک ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں مختلف روٹوں پر چل رہی ہیں جن کے پاس آر ٹی اے کی طرف سے فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بے شمار fake فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں جبکہ ان سے متعلق گاڑیوں کا وجود ہی نہیں؟

(ج) سال 14-2013 میں متعلقہ ادارے نے کتنی گاڑیوں کے خلاف بغیر فٹنس سرٹیفکیٹ پر کارروائی کی اور کتنے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جن سے متعلق گاڑیاں exist ہی نہیں کرتیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی شہر میں بغیر فٹنس چلنے والی گاڑیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے محکمہ ٹرانسپورٹ کے فیلڈ سٹاف، ایم ایم پی آئی اور موٹر وہیکلز ایگزامینر ایسی گاڑیوں کے خلاف موٹر وہیکلز آرڈیننس کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں اور ایسی گاڑیوں کے چالان کر کے ان گاڑیوں کو متعلقہ پولیس سٹیشن میں بند کر دیا جاتا ہے اور جب تک گاڑی کو چھوڑا نہیں جاتا اور قبضہ میں لئے ہوئے کاغذات بھی واپس نہیں کئے جاتے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کسی بھی fake گاڑی کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ج) سال 2013 میں 5,693 اور سال 2014 میں 2,974 گاڑیوں کے خلاف فٹنس سرٹیفکیٹ نہ رکھنے کی بنیاد پر کارروائی عمل میں لائی گئی اور کسی ایسی گاڑی کو جو exist نہ کرتی ہو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہ کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی سے ٹیکسلا کی ویگن کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*4087: ملک تیمور مسعود : کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے راولپنڈی سے ٹیکسلا کا ویگن میں فی سواری کرایہ 40 سے 45 روپے مقرر ہے مگر کرایہ نامہ نہ تو اڈوں پر آویزاں ہے اور نہ ہی ویگنوں میں لگایا گیا ہے جس بناء پر مالکان ویگن فی کس کرایہ 60 سے 65 روپے وصول کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ویگن مالکان زائد کرایہ آر ٹی اے اہلکاروں کی ملی بھگت سے وصول کر رہے ہیں اگر نہیں تو سال 2014 میں کتنے ویگن مالکان کے خلاف زائد کرایہ لینے پر کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی راولپنڈی تمام روٹوں پر چلنے والی ویگنوں سے منظور شدہ کرایہ کی پابندی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی مقرر کردہ شرح کرایہ کے حساب سے کرایہ 37 روپے بنتا ہے۔ جس کے مطابق کرایہ نامہ جاری کیا گیا ہے تاہم اس روٹ پر زائد کرایہ کی

وصولی اور کرایہ نامہ آویزاں نہ کرنے کی شکایات وصول ہوئی تھیں جس پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی۔ حال ہی میں ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے چلائی گئی سپیشل کمپین میں تمام ٹرانسپورٹرز کو کرایہ نامے تقسیم کئے جا چکے ہیں اور تمام اڈاجات پر بھی کرایہ نامہ چسپاں کئے جا چکے ہیں اور زائد کرایہ وصول کرنے پر چالان کر کے جرمانے کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے سال 2014 میں 506 گاڑیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور دفتری اہلکاروں کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں متعلقہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ڈی سی او کو درخواست دی جا سکتی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی راولپنڈی موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 میں دیئے گئے قوانین کے مطابق خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف اقدامات کرتی رہتی ہے اور اس عمل کو آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔

لاہور: موٹر سائیکل رکشا کے لئے بنائے گئے اڈے و دیگر تفصیلات

*2504: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں موٹر سائیکل رکشا (چنگ چی) کے اڈے کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا ڈرائیورز نے مختلف مقامات پر از خود اپنے اڈے قائم کر رکھے ہیں جس سے نہ صرف کاروبار بلکہ ٹریفک کے فلو میں بھی شدید رکاوٹ پڑتی ہے؟

(ج) حکومت نے صوبہ بھر میں چنگ چی رکشا کے لئے مؤثر قانون سازی، چیکنگ، اڈوں کا قیام، ڈرائیورز کا معیار وغیرہ کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ امر قابل ذکر ہے کہ ادارہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور شہر اور گردونواح میں اربن ٹرانسپورٹ کو ریگولیٹ کرتا ہے جبکہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا اربن ٹرانسپورٹ کے زمرے میں نہیں آتا اور شہر بھر میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشا غیر قانونی طور پر مختلف روٹس پر

چلایا جا رہا ہے۔ لاہور شہر میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشوں کے اڈے غیر قانونی طور پر قائم ہیں اور ان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا ڈرائیورز / مالکان نے مختلف مقامات پر از خود اپنے اڈے قائم کر رکھے ہیں جس سے نہ صرف کاروبار بلکہ ٹریفک کے بہاؤ میں بھی شدید رکاوٹ ہے مزید یہ کہ چنگ چی موٹر سائیکل رکشا ایک خطرناک سواری ہے جس کی وجہ سے کئی حادثات رونما ہو چکے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تقریباً شہر بھر میں اس وقت ہزاروں لوگوں کا روزگار چنگ چی موٹر سائیکل رکشا سے وابستہ ہے اور حکومت اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کر رہی ہے تاکہ کوئی بہتر لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔

(ج) لاہور شہر میں ان غیر قانونی چنگ چی موٹر سائیکل رکشا کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، سٹی ٹریفک پولیس، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، عوامی نمائندگان اور میڈیا کے عہدیداران پر مشتمل ہے۔ کمیٹی ممبران نے مشترکہ طور پر اپنی سفارشات مرتب کر کے اعلیٰ سطحی کمیٹی کے سپرد کر دی ہیں جس کی منظوری کے بعد شہر بھر میں چنگ چی موٹر سائیکل رکشا کے لئے اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔ مزید یہ کہ اس پالیسی کو ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ صوبہ بھر کے دوسرے شہروں میں بھی نافذ العمل کرے گا۔

صوبہ بھر میں قومی اخبارات سے متعلقہ تفصیلات

*5347: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں چھپنے والے قومی اخبارات کی کل کتنی تعداد ہے نیز ان اخبارات میں کل کتنے اردو اور کتنے انگریزی کے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں آنے والی اسامیوں کے اشتہارات لاہور سے چھپنے والے اخبارات میں بھی دیئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں علاقائی سطح پر بھی اخبارات چھپتے ہیں اگر ہاں تو کون کون سے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں شائع ہونے والے قومی اخبارات کی کل تعداد 41 ہے ان میں 29 اردو اور 12 انگریزی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوبی پنجاب کے اضلاع کی اسامیوں کے اشتہارات لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات کو بھی بوقت ضرورت دیئے جاتے ہیں مگر صرف ان اسامیوں کے اشتہارات لاہور کے اخبارات کو دیئے جاتے ہیں جو ان انگریزی اخبارات میں بھی شائع ہونا ضروری ہوتے ہیں یا جن اسامیوں پر پنجاب کا ڈومیسائل چاہئے ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں علاقائی سطح پر بھی اخبارات شائع ہوتے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور اور لاہور میں موٹر وہیکل ایگزامینیشن برانچ میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2506: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور اور لاہور میں موٹر وہیکل ایگزامینیشن برانچ میں موٹر وہیکل ایگزامینرز کی تعداد کیا ہے ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ب) موٹر وہیکل ایگزامینرز کے پاس گاڑیوں کے معائنہ کے لئے کون کون سے آلات ہیں کیا ہر گاڑی کا معائنہ کرکے تحریری رپورٹ درج کرکے ریکارڈ رکھا جاتا ہے کسی غلط ایگزامینیشن رپورٹ کی صورت میں اپیل / قانونی طریق کار اور تلافی کا کیا ذریعہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس دفتر کے اہلکار روزانہ ہزاروں روپے رشوت وصول کرتے ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے وہ کوئی بھی کمرشل گاڑی بغیر رشوت وصول کئے پاس نہیں کرتے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) دفتر موٹر وہیکل ایگزامینر بہاولپور میں ایک موٹر وہیکل ایگزامینر کام کر رہا ہے جس کا نام صمد قریشی ہے اور اس کی تعلیمی قابلیت diploma in auto & form machinery

ہے جبکہ ایم وی ای دفتر لاہور میں تین موٹر وہیکل ایگزامینرز کام کر رہے ہیں جن کے نام اور تعلیمی قابلیت درج ذیل ہے:

1۔ امتیاز احمد باجوہ B-Tech

2۔ مستنصر علی گوندل Diploma in Auto & Diesel

3۔ اعجاز احمد بٹ B-Tech

(ب) پنجاب کے تمام موٹر وہیکل ایگزامینرز کے پاس فی الوقت noise meter اور ramp pit iron آلات موجود ہیں جن کی مدد سے گاڑی کی فٹنس چیک کی جاتی ہے جبکہ ہر گاڑی کی فزیکل فٹنس چیک کر کے ہر متعلقہ گاڑی کی درخواست بنوائی جاتی ہے پھر ڈے بک اور CFX رجسٹر میں بھی اس کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں ضلع کی سطح پر متعلقہ ڈی سی او جو کہ چیئرمین ڈی آر ٹی اے بھی ہوتا ہے اور سیکرٹری ڈی آر ٹی اے کو درخواست دی جا سکتی ہے اور صوبائی سطح پر سیکرٹری ٹرانسپورٹ اور سیکرٹری پنجاب پی ٹی اے کو درخواست دی جا سکتی ہے جو کہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا جا چکا ہے کہ کسی بھی شکایت کی صورت میں متعلقہ مجاز اتھارٹیز میں سے کسی کو بھی شکایت کی جا سکتی ہے جو کہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

چنگ چی رکشا کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ کا مسئلہ

*5628: میاں محمد شعیب اویسی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا چنگ چی رکشا کو چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ حاصل کرنا لازمی ہے؟

(ب) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اکثر چنگ چی رکشا ڈرائیور انڈر ایج ہوتے ہیں اور ان کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ نہیں ہوتے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی رکشا جات ہائی وے کی تحویل میں بڑی سڑکوں پر بھی چل رہے ہیں جس کی وجہ سے اکثر جان لیوا حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت چنگ چی رکشا کو ہائی ویز پر چلانے پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! ہر قسم کی پبلک سروس وہیکل بشمول چنگ چی رکشا کو چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس اور روٹ پرمٹ حاصل کرنا لازمی ہے۔

(ب) حکومتی سطح پر اس قسم کی بے قاعدگیوں کو روکنے کے لئے ٹریفک پولیس کا عملہ شب و روز چیکنگ کرتا رہتا ہے اور کسی قسم کی بھی بے قاعدگی کی صورت میں ڈرائیور و مالک گاڑی کو موٹر وہیکل رولز کے تحت prosecute کیا جاتا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ چنگ چی رکشا کو سال 2005 سے پانچ بڑے شہروں لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد اور ملتان میں چلنے پر پابندی ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے اور پابندی کے باوجود ان پانچ بڑے شہروں میں بھی موٹر سائیکل رکشا ناجائز طور پر چل رہے ہیں اور باقی جن اضلاع میں یہ چل رہے ہیں ان اضلاع میں ہر قسم کے موٹر سائیکل رکشا/چنگ چی کو متعلقہ ضلع کی اتھارٹی علاقہ کی مناسبت سے مخصوص روٹ پر چلنے کی اجازت دیتی ہے اور اس مخصوص راستے کے علاوہ موٹر سائیکل رکشا/چنگ چی چلانے پر اس کا چالان/بند کر دیا جاتا ہے۔اسی طرح ان موٹر سائیکل رکشوں/چنگ چی کے لئے تمام بڑی شاہراؤں اور ہائی ویز وغیرہ پر چلنے پر پابندی ہے اس ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ نے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی کو بھی ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ناجائز چلنے والے موٹر سائیکل رکشا اور موٹر کیب رکشا کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ملکی قوانین کے مطابق نیشنل ہائی ویز اتھارٹی اور ٹریفک پولیس کا عملہ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ خواہ وہ موٹر سائیکل رکشا ہو یا کوئی دوسری ٹرانسپورٹ ہو، کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔اس لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس سوال کا جواب پہلے ہی جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

صوبہ بھر میں کرایہ کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*6146: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تیل کی قیمتوں میں حالیہ کمی کے بعد صوبہ بھر میں لانگ روڈ اور اربن روٹ پر چلنے والی بسوں / ویگنوں کے کرایوں میں کتنی کمی کی گئی، یہ کمی کس شرح سے ہوئی اور تیل کی قیمت کتنی کم ہوئی؟

(ب) کیا کرایوں میں کمی کا عملی فائدہ عوام الناس کو ہوا ہے؟

(ج) یکم جنوری 2015 سے اب تک کرایوں میں کمی نہ کرنے پر کتنا جرمانہ بسوں / ویگنوں سے وصول کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جو کمی لانگ روٹ پر کی گئی اس کی شرح درج ذیل ہے:

کمی سے پہلے فی کلومیٹر	کمی کے بعد فی کلومیٹر	کمی کی شرح
پکا روڈ 0.84 پیسا	0.79 پیسا	5.95%
کچا روڈ 0.88 پیسا	0.83 پیسا	5.68%
پہاڑی روڈ 0.93 پیسا	0.87 پیسا	6.45%

اس کے علاوہ جو کمی اربن روٹس پر کی گئی اس کی شرح درج ذیل ہے

1۔ ڈیزل بسوں کی مد میں ایک روپیہ سے لے کر دو روپے تک مدوار کمی کی گئی

2۔ پٹرول سے چلنے والی بسوں اور ویگنوں کی مد میں ایک روپے سے لے کر سات روپے تک کی کمی مدوار کی گئی کرایوں میں کمی کی شرح اور پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی درج ذیل ہے۔

پرانی قیمت	نئی قیمت	کمی
پٹرول 84.53 روپے	78.28 روپے	6.25 روپے
ڈیزل 94.09 روپے	86.23 روپے	7.86 روپے

(ب) کرایوں کی کمی کا عملی طور پر عوام الناس کو بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ کرایوں میں نمایاں کمی کے باعث عوام کو مالی فائدہ ہوا اور ان کے سفری اخراجات میں نمایاں کمی آئی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر کرایوں پر سخت عملدرآمد کے باعث عوام کو سہولت ملی جس پر وہ وزیر اعلیٰ کے بے حد مشکور ہیں۔

(ج) یکم جنوری 2015 سے 25.08.2015 تک کرایوں میں کمی نہ کرنے والی بسوں / ویگنوں کے مالکان سے مبلغ۔/43,736,372 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ روزانہ کی بنیاد پر کئے گئے اقدامات کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔سب سے پہلے ملک صاحب کی تحریک استحقاق ہے انہوں نے تو کہا ہے کہ میں نے اپنی تحریک استحقاق withdraw کر لی ہے۔ سیکرٹری صاحب! آپ بار بار اس کو ایجنڈے میں کیوں لگا دیتے ہیں؟ اس کو اس میں سے نکال دیں۔اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 19/15 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی سے ناروا سلوک

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 25۔اگست 2015 بوقت تقریباً سوا گیارہ بجے دن میں ہمراہ ایک سینئر استاد جو کہ بطور پرنسپل کام کر رہے ہیں، سیکرٹری سکولز عبدالجبار شاہین کے پاس گیا۔ سیکرٹری سکولز نے پرنسپل کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم ایم پی اے کو ساتھ لے کر آئے ہو تمہارا کام کرنا تو درکنار تم کو نوکری سے نکال دوں گا۔ ایم پی اے کو لے کر وہی آتا ہے جو بدمعاش ہو اور اس میں خرابیاں ہوں۔ میں نے سیکرٹری سکولز سے کہا حضرت میرے سامنے اسے ڈانٹنے کا مطلب ہے کہ آپ عوامی نمائندہ کی تذلیل کر رہے ہیں۔ جواباً کہا کہ مجھے آپ کی تذلیل سے کوئی واسطہ نہیں اور اسے اتنی جرأت کیسے ہوئی اپنے آفیسر کے سامنے آنے کی۔ میں نے کہا یہ استاد ہیں، پوری دنیا میں استاد کی عزت کی جاتی ہے، آپ ہماری بات سن لیں۔ کہنے لگے اب میں اس کے معاملے میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گا، آج کے بعد میرے پاس کبھی نہ آنا۔ میں نے کہا میں اس معاملہ کو اسمبلی میں اٹھاؤں گا۔ کہنے لگے مجھے کسی اسمبلی کی کوئی پروا نہیں۔ سیکرٹری موصوف کے اس ناروا اور تحکمانہ سلوک سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس سے قبل سیکرٹری موصوف کے خلاف سردار شہاب الدین خان صاحب بھی تحریک پیش کر چکے ہیں، وہاں پر بھی یہی معاملہ تھا وہ فرما رہے تھے کہ بیس، پچیس ایم پی اے روزانہ میرے پاس آتے ہیں اور جب یہ میرے پاس آتے ہیں تو مجھے بڑا غصہ آتا ہے۔ تحریک جب کمیٹی کے سامنے put up ہوئی تو اس وقت بھی میں نے ان کو دیکھا تھا کہ یہ رسمی طور پر معافی مانگ رہے تھے

اوراس کے بعد بھی ان کا یہی سلوک ہے۔ عوامی نمائندوں کے زیادہ کام محکمہ تعلیم اور صحت سے متعلقہ ہوتے ہیں۔ ہم اپنے حلقہ کے عوام کو سیکرٹریوں کے پاس لے کر جائیں اور سیکرٹری صاحب جس کا کام ہو اس کو ذلیل کر دیں تو پھر ہمارے ایوان کی کیا وقعت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب غیاث الدین صاحب! بات یہ ہے کہ آپ یہاں پر ایک تحریک استحقاق لے آتے ہیں، میرا اس سلسلے میں مشاہدہ ہے کہ آدھی سے زیادہ تحاریک استحقاق میں صلح ہو جاتی ہے۔ مہربانی فرمائیں! اگر آپ یہاں پر تحریک استحقاق لے کر آتے ہیں تو اس پر سٹینڈ بھی لیا کریں پھر باہر جا کر صلح تو نہ کر لیا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ایک مہینہ کے اندر ایوان میں پیش کی جائے۔ چیئرمین استحقاق کمیٹی چودھری اقبال۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ رائے صاحب! اب تک جتنی تحاریک استحقاق آئی ہیں، مجھے ان کی رپورٹ پیش کی جائے کہ کتنی تحاریک میں اب تک صلح ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اب تک کمیٹی نے جتنے decisions لئے ہیں اس کی رپورٹ آج آپ مجھے دکھائیے گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی جو تحاریک التوائے کار آئیں تھیں، جو بھی آپ نے جمع کروائی ہوئی تھیں، میں نے اس پر آپ کو کہا تھا کہ آپ مہربانی کر کے میرے پاس آئیے گا، وہ ساری تحاریک التوائے کار اس وقت بھی میری ٹیبل پر موجود ہیں، میں آپ کا انتظار کرتا رہا اور آپ شاید کہیں مصروف ہو گئے تھے۔ اس وقت بھی وہ تحاریک التوائے کار میرے پاس رکھی ہوئی ہیں آپ آ جائیں، میں نے ان ساری تحاریک کا ریکارڈ نکلوا لیا تھا اور میں نے اپنی رولنگ بھی پڑھی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو بلایا ہوا تھا اگر آپ آ جائیں تو اس پر بیٹھ کر ہم اس کو تھوڑا سا discuss کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ فروری میں، میں نے آپ کی توجہ مبذول کروائی اور آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے ایک رولنگ دی کہ next session میں یہ تحاریک التوائے کار چلی جائیں گی۔ بات یہ ہے کہ سپیکر کی رولنگ ایک معنی رکھتی ہے، اس کے بعد ان تحاریک کا باقاعدہ delay کرنا، ان کو علیحدہ رکھنا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب آپ میری عرض سن لیجئے گا، آپ مجھے پانچ منٹ دے دیجئے آپ کی مہربانی۔ ان تحاریک التوائے کار میں یہ تمام واقعات تھے جس سے اس وقت ہمارا صوبہ اور عوام کو مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ یہ بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیاں، عورتوں کے ساتھ لاری اڈے پر، یہ تمام کی تمام باتیں ان دس تحاریک التوائے کار کے اندر موجود تھیں اور یہ تمام burning issues تھے۔ میرا جناب سے صرف ایک سوال ہے کہ جب آپ بطور سپیکر کوئی رولنگ دیتے ہیں، کیا آپ کے دفتر کو یہ اختیار ہے کہ اس کو ایجنڈے پر نہ لائے؟ اختیار نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ان کو یہ اختیار نہیں ہے، آپ rules اٹھا کر دیکھ لیں ان کو اختیار نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ اپنی بات ختم کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہماری یا کسی بھی ممبر کے کسی بھی معاملے پر سپیکر رولنگ دیتے ہیں Chair ruling دیتی ہے، اس کے بعد اس کو روکنا اور burning issues کو روکنا مناسب نہیں ہے۔ آپ مجھے صرف ایک بات بتائیں کیا برائی پر ایرانی قالین ڈالنے سے بدبو ختم ہو جائے گی؟ ہم یہ بات سمجھ نہیں رہے کہ آخر اس اسمبلی کا وقار کس نے بنانا ہے، ہم سب نے مل کر بنانا ہے۔ خدا کی قسم تاریخ لکھی جا رہی ہے۔ جو حال ہم نے اس اسمبلی کا کر دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنا مرضی اہم issue ہو وہ pending ہو جاتا ہے۔ آج ہی میں آپ کو بتاتا ہوں یہ معاملات میں pending کر رہا ہوں، میں آپ کے ساتھ

پھر بات کر لیتا ہوں لیکن آج آپ میری ان گزارشات پر غور ضرور کیجئے گا۔ آج ہی اخبار میں ایک اشتہار شوگر ملوں کی طرف سے آیا ہے۔ اسمبلی کے حالات کو دیکھیں میں نے پچاس ہزار دفعہ یہ معاملہ اس اسمبلی میں اٹھایا اور لوگوں نے بھی اٹھایا کہ گنّے کے کاشتکاروں کو payment نہیں ہو رہی۔ شوگر ملوں نے آج ایک اشتہار دیا ہے وہ کمال ہے، انہوں نے یہ کہا کہ ہمیں آپ قرضہ دیں گے تو ہم ادائیگیاں کریں گے۔ ایک مہینہ رہ گیا ہے کرشنگ سیزن پھر شروع ہونے والا ہے، پچھلی ادائیگیاں ابھی ہوئی نہیں ہیں، آپ یہ دیکھ لیجئے کہ یہ جو آج کا اشتہار ہے، میں صرف آپ سے ایک سوال کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے بھی سوال کرتا ہوں کہ میں نے بجٹ اجلاس میں جب اپنی تقریر کی تھی تو اس میں بھی میں نے کہا تھا کہ ان ہاتھوں کا بتاؤ جنہوں نے 3.5 روپے کلو excess price پر یوٹیلٹی کارپوریشن کے لئے چینی خریدی اور پھر بھی کسانوں کو payment نہیں ہوئی۔ خدا کی قسم میرے ڈیرے پر کسان آ کر بیٹھے رہتے ہیں ان کے ہاتھوں میں CPRs ہیں وہ بچیوں کی شادی نہیں کر سکتے، وہ علاج کے لئے پیسے نہیں دے سکتے۔ اس وقت ہر شوگر ایریا میں تمام ایم پی ایز اور ایم این ایز کے لئے کسان یہ کہہ رہے ہیں کہ "توں اک واریں ووٹ منگن آ ماہیا میں تسانوں دساں کی کراں گا۔" اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ جس قسم کا اشتہار آیا ہے کہ ہمیں loan دیں تو payment کریں گے۔ میں حکومت سے یا اس کے جو بھی ذمہ دار ہیں ان سے پوچھتا ہوں کہ جب collateral تھا ہی نہیں کسان کے پیسے پر پیسا کمایا گیا۔ آج چینی کس ریٹ پر available ہے؟ برادرز شوگر مل نے صرف میرے حلقے کا سو کروڑ روپیہ دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو معاملہ اسمبلی میں اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو چھ چھ مہینے کسی motion کو floor پر نہیں دیا جاتا۔ آخر کوئی تو بات ہے۔ میں resolution move کر دوں تو وہ نہیں آتی میں تحریک التوائے کار move کر دوں تو وہ نہیں آتی۔ خدا کی قسم مجھے اب سمجھ نہیں آتی کہ اگر میں اپنے کسانوں کو پیسا نہیں دلوا سکتا تو میں یہاں لینے کیا آتا ہوں۔ آپ صرف یہ اشتہار پڑھ لیں اور پھر دیکھیں کہ اس اسمبلی کی کیا حیثیت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس اشتہار کا اسمبلی سے کیا تعلق ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس اشتہار کا اسمبلی سے یہ تعلق ہے کہ ہم ان کو payment نہیں کروا سکے الٹا شوگر ملوں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لیجئے شوگر ملوں نے یہ کہہ دیا کہ آپ قرضہ دیں گے تو ہم payment کریں گے۔ میں پوچھتا ہوں کہ قرضہ کس بات کا؟ قرضہ running finance کا ہوتا ہے، قرضہ pledge پر ہوتا ہے لیکن pledge پر تو ان کے پاس مال ہی نہیں ہے۔ وہ مال تو بیچ چکے لیکن انہوں نے supplier کو payment نہیں کی۔ یہ تو کسانوں پر سیدھا سیدھا ظلم ہے اور پھر اوپر سے گورنمنٹ کو بلیک میل کرنا کہ آپ ہمیں قرضہ دیں، میں یہ صرف reference کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ اگر آپ تھوڑی سی توجہ دے دیں اور جتنی motions ہیں ان کو ذرا غور سے دیکھیں تو یہ واقعات نہ ہوں تو پھر کچھ کہنا۔

جناب سپیکر! دوسری صورت میں شوگر ملوں نے اس معزز ایوان کا مذاق اڑایا ہے کہ تم جو مرضی کر لو۔

جناب قائم مقام سپیکر: فوڈ منسٹر صاحب آ جاتے ہیں تو آپ نے ان کی موجودگی میں دوبارہ بات کرنی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ تقریباً تمام شوگر ملوں نے payments clear کر دی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ یہ اشتہار پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں۔ فوڈ منسٹر آ جاتے ہیں تو پھر اس پر بات کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے صرف ایک منٹ کے لئے عرض کرنا چاہوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ رمضان سے پہلے مارکیٹ کے اندر چینی کی قیمت تقریباً 50,49 روپے تھی جیسے ہی رمضان آیا تو وہ قیمت 66 روپے سے 70 روپے کے درمیان ہو گئی پھر چینی کی قیمت more or less ایک روپیہ کم ہوئی ہے لیکن آج بھی 64,65 روپے سے کم نہیں آ رہی۔ اگر شوگر مافیا قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کے مفادات کو تحفظ دینے کے لئے لاکھوں کروڑوں کسان جو دن رات محنت کر کے کسی آس پر اپنی فصل بیچتے ہیں ان کی اس محنت کا خون کر دیا۔

جناب سپیکر! میں تین سال پہلے کی بات بتا رہا ہوں کہ سرگودھا سے ایک بندہ میری فیکٹری میں کام کرتا ہے اس نے مجھے کہا کہ مجھے میرے گنّے کے پیسے نہیں مل رہے۔ میں نے متعلقہ بندے سے بات کی لیکن آج تین ساڑھے تین سال گزرنے کے باوجود اس بندے کو اپنے گنّے کے پیسے نہیں ملے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حکمران خود اس کاروبار میں ملوث ہو جائیں تو پھر غریب عوام کا کیا بنے گا؟ جب کنزیومر آئٹم پر خود حکمران بیٹھ جائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ بہت بڑا serious issue ہے جس طرح شیخ صاحب نے اسے اٹھایا ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس پر کین کمشنر آپ کے پاس آئے اور آپ اس سے رپورٹ طلب کریں کہ کس کس مل نے کتنے کتنے پیسے دینے ہیں۔ یہ چینی بلیک کرتے ہیں غریبوں کا خون چوستے ہیں، انہوں نے کسانوں کو کبھی چاول کی فصل کی شکل میں، کبھی گندم کی فصل کی شکل میں اور کبھی گنّے کی فصل کی شکل میں دربدر کر دیا ہے۔ یہ حکومت کچھ خوف خدا کرلے۔ یہ کتنے پیسے قبر کے اندر لے کر جائیں گے؟ خالی ہاتھ جانا ہے۔ کسی کفن کی جیب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ اپنی اولادوں کے لئے جہنم کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو کوئی بھی ہے اس کا نام اس ایوان کے سامنے لے کر آئیں اور بتایا جائے کہ کون کون ہیں چاہے وہ حکومت سے ہیں چاہے اپوزیشن سے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس میں جہانگیر ترین کی بھی ملیں ہیں جنہوں نے یہ چینی بیچی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہر اس بندے کا نام سامنے آئے جو کرپشن کر رہا ہے اس کے خلاف دہشت گردی کے پرچے کریں اور پھر انہیں چوکوں پر پھانسی لگائیں۔ کسی کا کوئی لحاظ نہیں ہے چاہے وہ کتنے بڑے منصب پر ہو۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں۔ شاہ صاحب! تشریف رکھیں، میاں صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔بات یہ ہے کہ اس پر بحث ہو چکی ہے وزیر خوراک کو پابند کریں کہ شیخ صاحب نے جو بات کی ہے وہ Monday والے دن یہاں آکر اس کا جواب دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سیکرٹری فوڈ، کین کمشنر اور تمام متعلقہ افراد کو یہاں بلایا جائے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تمام آئیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان کو دس دس گاڑیاں دی ہوئی ہیں۔ منسٹر کے پاس دوسری گاڑی آ جائے تو ہم آوازیں اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فوڈ منسٹر، کین کمشنر اور تمام متعلقہ لوگوں کو Monday والے دن کے لئے یہاں آنے کے لئے پابند کریں۔ انہیں کہیں کہ آپ سارا کام چھوڑ کر ادھر آکر جواب دیں۔ شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 435/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں نے ایک اور بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے یہاں ایڈن ہاؤسنگ سکیم کے بارے میں معاملہ اٹھایا گیا تھا جسے آپ نے ہاؤسنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا۔ ایک سال چار ماہ ہو گئے ہیں کمیٹی کا اجلاس ہی نہیں بلایا گیا۔ آپ سے گزارش کی تو آپ نے کہا تھا کہ دو ماہ میں کمیٹی کا اجلاس بلا کر اس معاملے کو دیکھا جائے لیکن آج تک چیئرمین ہاؤسنگ کمیٹی available بھی نہیں ہو سکے جبکہ یہ سات ہزار متاثرین کا معاملہ ہے اور آپ یقین کریں کہ جب وہ سات ہزار لوگ رات کو دیکھتے ہیں اور سوچتے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر ایک آدھ ہارٹ اٹیک سے فوت ہو رہا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس طرف توجہ دلائی جائے اور حکومت وقت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو دیکھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ جی، آپ کو پتا ہے کہ میں نے اس معاملے کو دیکھا اور اسے بڑا serious لیا پھر اس میں آپ نے ہی کچھ دنوں کے لئے ٹائم مانگا تھا۔ شاید آپ کو یاد ہو گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے ساتھ جوان کی زیادتی تھی شاید اس بارے میں کوئی معاملات چل رہے تھے اور آپ نے ہی ٹائم مانگا تھا۔

سیکرٹری صاحب! کمیٹی کے چیئرمین رانا عبدالرؤف صاحب سے کہیں کہ اس کی میٹنگ رکھیں اور آکر مجھے آگاہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایڈن سٹی والوں نے شور مچایا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میرے notice میں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم اپنے دفتروں میں، ڈیروں پر بیٹھتے ہیں تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے جو معزز چیئرمین ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا عبدالرؤف صاحب ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ اخبار میں ایک اشتہار دیا جائے کہ جو متاثرین ہیں وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اپنا کلیم put کر سکتے ہیں اور یہ ہمارا قانونی حق ہے۔ آپ یہاں پر ان کو direction دیں کہ یہ اخبار میں اشتہار دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے ایک دفعہ ان کو بلا کر پوچھ لینے دیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ اس کے بعد دیکھتے ہیں۔ میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں، جی میاں طاہر صاحب! اب آپ بات کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شوگر کین کی جو بات کی گئی ہے اس میں کم از کم جن ممبران نے تحاریک التوائے کار پیش کی ہیں ان کو شامل کر لیا جائے اور انہیں Monday والی میٹنگ میں بلا لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فوڈ منسٹر اس کا جواب دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! صرف ایک چھوٹی سی بات عرض کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے حوالے سے میں ایک توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بحریہ ٹاؤن کے نام سے ایک ہاؤسنگ سوسائٹی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مافیا ہے۔ راولپنڈی میں لوگوں نے 2004 میں پلاٹ بُک کرائے، 2006 میں ان کی اقساط پوری ہوئیں اور ان کو الاٹمنٹ لیٹرز جاری ہوئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اس حوالے سے باقاعدہ rules کے مطابق تحریک التوائے کار دیں پھر اس پر بات ہو سکے گی۔ جی، میاں طارق صاحب! آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز ممبران جو points ایوان میں اُٹھا رہے ہیں آپ ان کے بارے میں بڑی اچھی directions دے رہے ہیں تو میری بھی ایک گزارش ہے۔ آپ 9:00 بجے سے پہلے اسمبلی میں تشریف لے آئے تھے اور میں بھی 9:00 بجے آ گیا تھا۔ ہم ہر روز بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں۔ ہم سب کو اس بارے میں بھی کوئی فیصلہ کر لینا چاہئے تاکہ اسمبلی کا اجلاس بروقت شروع ہو سکے۔ ہم ایوان میں آنے والے تمام لوگ وقت کی پابندی کریں اور بروقت اجلاس شروع ہو جائے۔ وہ لوگ جو بروقت آتے ہیں وہ انتظار کرتے رہتے ہیں اور بیوروکریٹس بھی آ کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ سارا سسٹم ہم خود خراب کرتے ہیں لہٰذا ہم اپنے بارے میں بھی کچھ سوچ لیں۔ ہم بھی وقت کی پابندی کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ وقت پر اجلاس شروع کر دیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں 8:50 پر یہاں اسمبلی میں موجود تھا۔ یہ آپ سب کی ذمہ داری ہے۔ جس وقت آپ معزز ممبران آ جائیں گے تو میں ایوان کی کارروائی شروع کر دوں گا۔ میں خالی سیٹوں کے ساتھ تو کارروائی شروع نہیں کر سکتا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! معزز ممبران کو آپ کی طرف سے ہدایت کی جائے کہ وہ بروقت ایوان میں تشریف لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود اور جناب محمد ارشد ملک کا نام نوٹ کر لیا جائے۔اگلے Mondayوالے دن میں اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کروں گا۔آپ لوگ اجلاس شروع ہونے سے پہلے مجھے میرے چیمبر میں ملیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم ہر روز بروقت پہنچ جاتے ہیں۔آپ بے شک کیمرہ چیک کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

سرگودھا شہر کے علاقہ بھاگٹانوالہ کے بازار میں سرکاری اراضی پر غیر قانونی دکانوں کی تعمیر

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر435/15چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ رقبہ سرکار مربع نمبر33کلہ نمبر4/1,3/2/1جانب شمال رقبہ بقدر13کنال14مرلے واقع چک نمبر23۔الف جنوبی ،تحصیل و ضلع سرگودھا پر محکمہ آر ڈی پی بھاگٹانوالہ نے سترہ عدد دُکانات ناجائز تعمیر کیں۔ محکمہ مذکورہ نے مختلف افراد کو یہ دکانیں کرایہ پر دیں جو کہ غیر قانونی تھا جس کے خلاف کارروائی32/34کے تحت کرتے ہوئے مورخہ22-08-2010بحکم ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو، سرگودھا دُکانات مذکورہ کوsealکر دیا گیا تھا۔اب تک سترہ عدد دُکانات sealہیں اور ان کی کسی نے seals نہیں توڑیں۔ان 17عدد دُکانات کے علاوہ ایک دیگر دُکان جو کہ ان دُکانات سے قبل کی تعمیر شدہ ہے اس کو بھی sealکر دیا گیا ہے جس کے خلاف محمد انور نے عدالت عالیہ ،لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر13144/2012دائر کی ہے جس میں مورخہ10-03-2014کو عدالت عالیہ نے اس دُکان کی حد تک ڈسٹرکٹ کلکٹر، سرگودھا کے حکم کوSet Asideفرما دیا۔یہ دُکان اب عدالت کے حکم پر موقع پر کھلی ہے۔بحکم عدالت عالیہ ڈسٹرکٹ کلکٹر، سرگودھا کو از سر نو سماعت فریقین کے بعد فیصلہ کرنے کا حکم صادر فرمایا جس کی سماعت ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قواعد کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose ofکیا جاتا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسی سلسلے میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے حلقے میں محکمہ مال کے افسران اور کوآپریٹو سوسائٹی کے ممبران نے مل کر یہ دکانیں بنائی ہیں۔ یہ دُکانات کم از کم پانچ چھ کروڑ روپے مالیت کی ہیں۔ یہ ساری دکانیں سرکاری رقبہ پر بنائی گئی ہیں۔ ہمارے شور ڈالنے کی وجہ سے کمشنر صاحب نے ان دکانوں کو seal تو کر دیا ہے لیکن اب آہستہ آہستہ یہ دکانیں de-seal ہو رہی ہیں۔ ہائی کورٹ کے اس حکم کی آڑ میں یہ دکانیں de-seal ہو رہی ہیں جس میں ہائی کورٹ نے de-seal کرنے کا حکم ہی نہیں دیا بلکہ صرف رپورٹ مانگی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس بات کو ensure کریں کہ ہائی کورٹ کے حکم کی آڑ میں یہ دکانیں de-seal نہ ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس بابت محکمہ سے از سر نو رپورٹ منگوائی جائے اور ہائی کورٹ کے آرڈر بھی منگوائے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ چودھری عامر سلطان چیمہ کے ساتھ مل کر اس معاملے کو چیک کریں اور ہائی کورٹ کے آرڈر بھی منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ قواعد کے مطابق کارروائی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 457/15 جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔ یہ تحریک ابھی پڑھی جانی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 460 بھی جناب طارق محمود باجوہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 461 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 462 بھی جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 467 بھی

جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جناب طارق محمود باجوہ بڑے خوش قسمت آدمی ہیں جن کی اتنی زیادہ تحاریک التوائے کار آئی ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آدھی سے زیادہ تحاریک آپ کی بھی موجود ہیں۔آپ ایسے ہی گلہ کرتے رہتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 623 میاں محمود الرشید کی ہے اور یہ move ہو چکی ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے حوالے سے تحریک التوائے کار کو فوری take up کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ آٹھویں جماعت کی جغرافیہ کی کتاب کے ٹائیٹل کور پر پاکستان کے نقشہ میں سرائیکستان اور ہزارہ کو غلط طور پر بطور انتظامیہ یونٹ/صوبہ ظاہر کیا گیا ہے۔بورڈ حکام پر اس غلطی کا انکشاف 4۔جون کو روزنامہ "خبریں" کے ایک کالم نگار جناب عاشق بزدار کے کالم سے ہوا۔فوری طور پر ابتدائی انکوائری کروا کر اس کے ذمہ داران کا تعین کیا گیا اور ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔بعدازاں الیکٹرانک میڈیا پر یہ خبر چلی تو وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی اس کا نوٹس لے کر چیئرمین CMIT کے ذریعے تفصیلی انکوائری کا حکم جاری کیا جو کہ تاحال زیر کارروائی ہے۔اب تک ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس کی مکمل تفصیل میرے پاس موجود ہے۔اس میں پانچ افسران ملوث پائے گئے جن کے خلاف تادیبی کارروائی کے احکامات جاری ہو گئے ہیں اور متعلقہ rules کے مطابق ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 628 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، جناب احمد خان بھچر اور ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے۔

ساہیوال کے بنیادی مراکز صحت کے لئے مختص رقم کا غیر قانونی استعمال

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29۔جون 2015 کی خبر کے مطابق ساہیوال میں ایل ایچ وی پر غیر قانونی طور پر لُٹائے گئے 90 لاکھ روپے قانونی بنا دیئے گئے۔ بنیادی مراکز صحت کی تزئین و آرائش کی رقم سے منظور نظر ہیلتھ ورکرز کے گھروں میں پُر تعیش باتھ روم بنوائے گئے۔ بلوں میں جعلسازیاں اور کانٹ چھانٹ کی اجازت ملنے پر اکاؤنٹس آفس نے چیک جاری کر دیئے۔ محکمہ انٹی کرپشن اور کمشنر آفس منہ دیکھتے رہ گئے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ایک کروڑ دس لاکھ روپے کی لاگت سے بنیادی مراکز صحت اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کا سکینڈل اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ مالیاتی بدعنوانیوں کے ماہرین پر مشتمل تین رُکنی ٹیم نے اصول پسند ڈی سی او کو point of no return پر پہنچا دیا۔ آصف چودھری نے مصلحت پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنے دو ماتحت ڈسٹرکٹ افسروں کو پیڈا ایکٹ کے شکنجے سے بچا لیا۔ ڈی او پلاننگ اور ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ نے بنیادی مراکز صحت اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے مخصوص 66 لاکھ روپے اور 44 لاکھ روپے کے دو مختلف اکاؤنٹس کو منظور نظر خواتین کی نذر کر دیا۔ 66 لاکھ روپے کی بجائے 90 لاکھ روپے غیر قانونی طور پر خرچ کر دیئے گئے۔ اس واقعہ سے ڈی سی او نے آنکھوں پر مصلحتوں کی پٹی باندھتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔ شہری حلقوں نے حکومت پنجاب سے اپیل کی ہے کہ اس واقعہ کی انکوائری کروا کر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 632/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔

راجن پور کے صادق فیڈر نہر میں بارشوں کے سیلابی ریلے کی وجہ سے شگاف پڑنے سے ہزاروں ایکڑ فصلیں تباہ

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29۔جون 2015 کی خبر کے مطابق راجن پور کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلوں پر بارشوں کے بعد آنے والے سیلابی ریلے سے نہر میں بیس فٹ شگاف پڑ گیا جس کی وجہ سے ہزار ایکڑ سے زیادہ فصلیں تباہ اور دس بستیاں زیر آب آ گئی ہیں۔ گزشتہ دنوں کوہ سلیمان پر شدید بارشوں کی وجہ سے رود کوہی نالوں میں آنے والے بائیس ہزار کیوسک سیلابی ریلے نے صادق فیڈر نہر میں بیس فٹ گہرا شگاف ڈال دیا۔ تند لہروں نے نہروں میں کٹاؤ پیدا کر دیا جس سے راجن پور کے علاقوں چک شہد، ساہوان والا، اڈا حیدر آباد اور بھکر پور کے بنیادی مرکز صحت سمیت دس بستیاں زیر آب آ گئیں اور ہزار سے زائد ایکڑ پر کپاس، چاول اور گنّے کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ بستیوں کے گرد پانچ فٹ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ متاثرہ افراد کے مطابق انہوں نے محکمہ انہار اور انتظامیہ کو اطلاع دی لیکن اب تک کوئی بھی ٹیم ان کی مدد کے لئے نہیں پہنچی اور ابھی تک شگاف کو بھی بھرا نہیں جا سکا۔ متاثرہ لوگوں نے اپنے نقصان کا ذمہ دار محکمہ انہار کو ٹھہرایا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ بات سچ اور درست ہے کہ رود کوہیوں کے نالہ کا پانی overflow ہو کر صادق فیڈر میں داخل ہو گیا۔ اس تحریک التوائے کار میں یہ کہا ہے کہ جب رود کوہیوں کا پانی پہاڑی سلسلہ میں داخل ہوا تو نہر میں شگاف پڑ گیا جس کی وجہ سے پانی آ گیا۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ جب رود کوہیوں کا پانی آیا تو کسی بھی نہر میں کوئی شگاف پڑا اور نہ ہی نہر کا پانی ٹوٹنے کی وجہ سے کسی فصل کو نقصان پہنچا۔ ہاں، البتہ یہ درست ہے کہ ہزاروں ایکڑ فصلیں جو کہ چک شہید ساہوان والا اڈا، حیدر آباد، بھکر پور زیر آب آئیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ رود کوہیوں کے رُوٹ میں لوگوں نے اپنی ذاتی اراضی پر فصلیں کاشت کی ہوئی ہیں اور چھوٹے چھوٹے

زمیندارہ بند بنائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے رود کوہیوں کا پانی اپنے اصل رُوٹ پر چلنے کی بجائے ارد گرد پھیل جاتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے۔ محکمہ انہار کی کسی نہر میں شگاف پڑا اور نہ ہی نہری پانی کی وجہ سے فصل کو نقصان پہنچا بلکہ ان رود کوہیوں میں بند اور natural course پر رکاوٹ ڈالنے کی وجہ سے یہ پانی ارد گرد پھیل گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے یہاں پر کہنا تو نہیں چاہئے بہر حال اس flood کے دوران میں اُس وقت وہاں پر موجود تھا۔ ہمارے colleague نے اپنی ذاتی حیثیت میں وہاں پر لوگوں سے جا کر کہا تو جہاں سے یہ پانی routine میں گزرتا رہتا تھا تو وہاں پر لوگوں نے ایک بند بنا دیا تھا اور وہ اُس بند کو breach نہیں کرنے دے رہے تھے اور ہمارے اُس colleague نے اُن لوگوں کو جا کر کہا کہ کسی صورت میں بھی اس بند کو breach نہیں ہونے دینا۔ وہاں سے بند breach نہ ہونے کی وجہ سے پانی دوسری side پر چلا گیا اور جب اُن کی شوگر ملز پر پانی پہنچا تو پھر اُن کو پتا چلا کہ یہ ہو کیا گیا ہے؟ پھر وہ خود ہی اُسی جگہ پر پہنچے اور کہنے لگے کہ اس بند کو توڑ دو۔ بہر حال ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اور انہوں نے جواب دے دیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب طارق محمود باجوہ ایوان میں تشریف لے آئے)

باجوہ صاحب! میں نے آپ کی باقی ساری تحاریک التوائے کار pending کر دی ہیں آپ ایک تحریک التوائے کار نمبر 638/15 پڑھ دیں۔

قصور اور دیگر شہروں میں محکمہ لائیوسٹاک کی آشیر باد سے پانی ملے اور بیمار جانوروں کے گوشت کی سر عام فروخت

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نیوز چینل "دنیا" مورخہ 27۔ جون 2015 کی خبر کے مطابق قصور میں پانی ملے اور بیمار جانوروں کے گوشت کی فروخت کا سلسلہ جاری ہے، شہری سراپا احتجاج۔ تفصیل یوں ہے کہ قصور سٹی مصطفیٰ آباد، کنگن پور، چونیاں، گنڈا سنگھ روڈ، پتوکی میں قصابوں نے خود ساختہ slaughter house بنا رکھے ہیں۔ سٹی انتظامیہ مقررہ کردہ ریٹس پر price control کرنے میں ناکام۔ قصور کے گردو نواح میں کھلے عام

محکمہ لائیوسٹاک کی آشیر باد سے پانی ملے بیمار جانور کا گوشت فروخت کرنے کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ جس پر اہل علاقہ کے مکینوں نے ضلعی انتظامیہ کو متعدد مرتبہ شکایت بھی درج کروائی لیکن انتظامیہ نے کوئی مثبت کارروائی کی اور نہ ہی price control magistrate نے قیمتوں کو کنٹرول کیا ہے۔ لاغر اور مردار جانوروں کا گوشت فروخت ہونے کی بناء پر شہری سراپا احتجاج بن گئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اندرون شہر جگہ جگہ قصابوں نے خود ساختہ slaughter house بنا رکھے ہیں۔ وہ اپنی مرضی کا جانور لاتے ہیں اور اُس کا گوشت سر عام فروخت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جس پر کوئی ان کو پوچھنے والا نہ ہے۔ اس صورتحال میں اہل علاقہ کے مکینوں میں نہ صرف محکمہ لائیوسٹاک کے افسران کے خلاف بلکہ ضلعی انتظامیہ کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ فوری طور پر ان قصابوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے اور ناقص گوشت کی فروخت بند کروائی جائے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ مردہ اور حرام جانوروں کے گوشت کی فروخت اور ترسیل کے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف حکومت پنجاب کے حکم پر محکمہ لائیوسٹاک اور متعلقہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی زیر نگرانی بھرپور کارروائی کا آغاز 14-10-17 کو کیا گیا اب تک 36 اضلاع میں کل 3 لاکھ 35 ہزار 477 کلوگرام حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 2573 مقدمات درج کئے گئے۔ 3173 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور کل 3 لاکھ 35 ہزار 477 کلوگرام گوشت تلف کیا گیا۔ 3326 چالان کئے گئے اور اُسی کے مطابق اُن کو جرمانے کرنے کے علاوہ 150 گاڑیاں بھی تحویل میں لے لی گئیں۔ اب تک ضلع قصور میں 12996 کلوگرام حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 53 مقدمات درج کئے گئے، 72 چالان کئے گئے، 71 افراد گرفتار کئے گئے اور 50 ہزار 800 روپیہ جرمانہ اور اس کے علاوہ گیارہ عدد گاڑیاں بھی تحویل میں لے لی گئیں۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد جو کہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں اُن کی تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ District Coordinator Officer صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی اور مضر صحت مردہ اور بیمار گوشت کی تیاری و فروخت پر فوری کارروائی کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ

لائیو سٹاک آفیسر کی زیر نگرانی ٹیم متحرک ہے۔اس کارروائی کے نتیجہ میں اس مکروہ دھندہ میں ملوث افراد کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور اس کارروائی کو حتمی انجام تک پہنچایا جائے گا۔اس سلسلہ میں عوام الناس کو SMS 9211 اور Toll Free 08-333-9211 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے جو 24 گھنٹے سروس دے رہا ہے۔ عوام اور اُس کے ساتھ ساتھ قابل احترام ممبران کی تجاویز کی روشنی میں اس سسٹم کو مزید فعال بنایا جائے گا۔مزید حکومت پنجاب نے موجودہ Punjab Elementary Slaughter Control Act 1963 میں ترمیم کر کے New Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2015 کے ساتھ تجویز کیا ہے جو کہ کابینہ میں زیر غور ہے۔اس ایکٹ کے تحت انشاء اللہ اس قسم کے گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے سخت سزائیں اور جرمانے تجویز کئے گئے ہیں تاکہ اس لعنت کا مستقل بنیادوں پر علاج کیا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!میں نے ایڈن کے حوالہ سے اُن کو direction دے دی ہے۔ پہلے کافی دوستوں نے اُس پر بات کر لی ہے آپ لیٹ ہو گئے ہیں۔چیئرمین صاحب آج موجود نہیں ہیں وہ آ جاتے ہیں تو اُن سے جواب لیتے ہیں کہ انہوں نے اب تک اس حوالہ سے کیا کیا ہے؟

سرکاری کارروائی

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔جی،وزیر قانون!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the Requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! کیا آپ مزید کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک خبر روزنامہ "خبریں" میں چھپی ہے اس پر ہمارے کچھ ممبران out of turn ایک قرارداد لانا چاہتے ہیں۔ اس قرارداد کی عبارت کے حوالے سے میری ان سے بات ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ سیکرٹریٹ نے اسے file completion کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے لئے پانچ منٹ انتظار کر لیا جائے تاکہ وہ قرارداد take up ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈن آباد کے سلسلہ میں، میں نے کافی عرصہ پہلے ایک تحریک پیش کی تھی جس پر ایک دفعہ میٹنگ ہوئی۔ اس میں ایڈن آباد والے اور ہاؤسنگ والے بھی آئے تھے۔ اس کے بعد اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہو سکی۔ انہوں نے لاہور اور پورے پنجاب کے لوگوں کے ساتھ کروڑوں اربوں روپے کا گھپلا کیا ہے۔ اس میں بہت سے لوگ جو پیسے دے چکے ہیں ان کو قبضہ ملا ہے، زمین دی گئی ہے اور نہ ہی ان کو پیسا واپس کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں میری تحریک تھی جس کی آج تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ مہربانی کرکے اس کو take up کرایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی ایک دو دفعہ میٹنگ ہوئی ہیں۔ رانا عبدالرؤف چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں انشاء اللہ سوموار کو وہ یہاں پر موجود ہوں گے۔ ان سے اس پر update بھی لیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اسے جلد finalize کریں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! مجھے بھی اس کمیٹی میں بلایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک مظہر عباس راں صاحب کو بھی اس کمیٹی میں بلایا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ دریائے راوی جو کٹاؤ کر رہا ہے اس کے لئے میری تحریک التوائے کار ہے۔ آپ اس کو out of turn take up کرنے کی اجازت فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تو اس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اس تحریک کو سوموار والے دن out of turn لے لیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب نے تین سال پہلے ڈیرہ غازی خان کے لئے غازی میڈیکل کالج اور غازی یونیورسٹی کا تحفہ دیا تھا، بدقسمتی سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک ان دونوں اداروں کو اپنے اپنے اداروں سے recognize نہیں کرایا۔ غازی میڈیکل کالج کے students پچھلے تین دن سے ڈیرہ غازی خان میں احتجاج پر ہیں۔ ان کا final probe ختم ہونے میں دو مہینے رہ گئے ہیں۔ اسی طرح غازی یونیورسٹی کا ابھی تک محکمہ ہائر ایجوکیشن نے وائس چانسلر نہیں لگایا۔ اس کے students نے بھی کل پوری یونیورسٹی میں strike کی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میری جناب سے گزارش ہے کہ آپ بھی اسی علاقہ سے belong کرتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ غازی میڈیکل کالج اور غازی یونیورسٹی کے لئے فوری طور پر احکامات جاری کئے جائیں کہ غازی میڈیکل کالج کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ PMDC سے منظور کرائے اور غازی یونیورسٹی کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ فوری طور پر recognize کرائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت ہائر ایجوکیشن کے منسٹر موجود نہیں ہیں ان کو بھی سوموار کو بلائیں گے تاکہ وہ اس پر آکر جواب دیں۔ شاہ صاحب! آپ بھی سوموار کو تشریف لائیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے کل بھی بات کرنی چاہی تھی تو آپ نے کہا تھا کہ وزیر قانون نہیں ہیں آپ کل بات کیجئے گا۔ راولپنڈی میں 23 تاریخ کو دو لوگوں کے درمیان لین دین پر معمولی جھگڑا ہوا تھا۔ اس پر پولیس نے چودہ افراد کو نامزد کر کے اور سو ڈیڑھ سو کو نامعلوم قرار دے کر ATA-7 کی ایف آئی آر درج کی ہے جس کی وجہ سے وہاں لوگوں میں خوف وہراس ہے۔ ہمارے پی ٹی آئی کے دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں ہم کوئی بھی دفتر کھولتے ہیں تو پولیس آ جاتی ہے اور جو سو ڈیڑھ سو نامعلوم لکھا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جھگڑے نہ کیا کریں اور آپس میں نہ لڑا کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جھگڑا نہیں دو لوگوں کے درمیان معمولی تکرار تھی۔ اس میں صرف سیاسی victimization کرنے کے لئے پولیس نے یہ ایف آئی آر درج کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پولیس گردی کی انتہائی بدترین مثال ہے۔ اس سے پہلے راولپنڈی میں باقی معاملات تو چلتے رہے ہیں اور مختلف محکموں میں ہمارے ساتھ discrimination ہوتی رہی ہے۔ وہ public service کے محکمے جیسے ٹی ایم اے یا واسا ہے لیکن یہ جو پولیس گردی ہے اس level پر یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ یہ اس لئے ہوا ہے کہ بلدیاتی الیکشن آ رہا ہے اور ہمیں اس پر بہت سارے تحفظات ہیں۔ میں نے اس پر توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ وزیر قانون ایمانداری سے کسی دیانتدار آفیسر سے انوسٹی گیشن کرائیں اور اس طرح کے معاملات کو مزید آگے نہ بڑھایا جائے۔ اس وقت وہاں الیکشن کی وجہ سے لوگ بہت زیادہ disturb ہیں۔ میری گزارش ہے کہ میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو آج لائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس آج نہیں آ سکتا۔ رولز کے مطابق Tuesday کو آ سکتا ہے۔ رانا صاحب! آپ عباسی صاحب کو اپنے چیمبر میں بلا کر اس معاملہ کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آج کے بعد یہاں نہیں ہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ ابھی انہیں مل لیں۔ آپ اجلاس کے بعد رانا صاحب کو ان کے چیمبر میں جا کر مل لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

اسمبلی بلڈنگز میں پرانے پارلیمنٹیرینز کی آویزاں کی گئی تصاویر کے نیچے تعارفی الفاظ لکھنے کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کی تصویر اسمبلی کے اندر آویزاں کی ہے۔ اس حوالے سے مجھے یہ بات کرنا ہے کہ اسمبلی کی بلڈنگ کے اندر مختلف کمروں میں پرانے پارلیمنٹیرینز، سپیکرز، ڈپٹی سپیکرز اور جن لوگوں نے اپنے اپنے عہد میں اسمبلی کے اندر کوئی نمایاں کام کیا ہے ان کی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ ہم جب پوچھتے ہیں کہ یہ تصویر کس کی ہے یا کس موقع کی ہے تو ہمیں کوئی مناسب جواب نہیں ملتا۔ مجھے اس میں یہ گزارش کرنی ہے کہ آج تو کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو ان تصاویر کو پہچان سکتے ہیں لیکن آنے والا کل جو ہوگا اور ہمارے پیچھے آنے والے لوگ ہوں گے تو شاید ان کو وہ لوگ بھی دستیاب نہیں ہوں گے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جہاں جہاں یہ تصاویر لگی ہوئی ہیں ان کے نیچے ان کی captions یا ان کے نام لگائے جائیں کیونکہ یہ ایک تاریخ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید! نام تو سب کے لکھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ مزید۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں لکھے ہوئے۔ کہیں نہیں لکھے ہوئے۔ یہ تاریخ کا حصہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Partition سے پہلے والی تصاویر کے نام نہیں ہیں۔ اگر آپ کے نوٹس میں کوئی ہے یا پہچانتے ہیں تو بتائیں وہ لکھوا دیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی تصویر آپ نے دیکھی ہے۔ اس دن بات ہوئی تھی تو ہم نے الحمدللہ سب سے اچھی جگہ پر اور سب کے سامنے وہ تصویر لگائی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ لگ گئی ہے لیکن اس پر باقاعدہ ذمہ داری سے کام ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ذمہ داری لگائی جائے تو آئندہ آنے والے لوگ بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ Partition کے بعد کی بھی بہت ساری تصاویر ہیں اس لئے مہربانی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میاں محمد رفیق آپ کے ساتھ موجود ہیں۔ ان کا ماشاءاللہ knowledge بہت زیادہ ہے ان سے آپ راہنمائی لے لیں۔ میں سیکرٹری صاحب سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی ان سے راہنمائی لیں اگر یہ اس حوالے سے کچھ بتا سکیں تاکہ ہمارے knowledge میں اضافہ ہو۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کی جو direction آئی ہے اس کے لئے میں اپنی input دینے کے لئے حاضر ہوں چونکہ میں 1985 سے یہاں پر موجود ہوں اور اس حوالے سے میں نے ایک اور بات کرنی ہے مجھے اس بات کی انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ جب ہم سیڑھیاں چڑھتے ہیں تو کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ welcome کرتے ہیں میں اس بات کے لئے اسمبلی منتظمین کی تحسین کرتا ہوں کہ انہوں نے کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی تصویر لگا کر اس ایوان کا مطالبہ مان لیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام تھے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس حوالے میں ایک پرانی بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں کہ 1985 کو جھنگ سے ایک مزدور کارکن ٹریڈ یونین سے ریاض حشمت جنجوعہ اس اسمبلی کا ممبر تھا اور 1988 کو بھی اسمبلی کا ممبر تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ ریاض حشمت جنجوعہ سے بہتر سپیکر پنجاب اسمبلی نے پیدا نہیں کیا اور اس کی recognition میں دو سال اس کی تصویر بھی best speaker کے حوالے سے اسمبلی کے corridor میں لگی رہی۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا وجوہات تھیں جن کی بناء پر جناب ریاض حشمت جنجوعہ (مرحوم) کی تصویر اتار دی گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جناب ریاض حشمت جنجوعہ کا privilege breach کیا گیا ہے، اس ایوان کا privilege breach ہوا ہے اور میرا اپنا privilege breach ہوا ہے۔ میں اس ایوان کے معزز ممبران کے توسط سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کی تصویر بحال کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں اس معاملے کو آج ہی دیکھتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر ان کی تصویر نہ لگی تو میں اس ایوان کے اندر تحریک استحقاق move کروں گا۔ بہت شکریہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

پارلیمنٹیرینز کو ذاتی حفاظت کے لئے دو ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کرنے کا مطالبہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید کے سلسلے میں، میں بھی بات کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے وقت نہ مل سکا۔ اس ایوان کے معزز ممبران نے جس خوبصورت الفاظ میں ان کا ذکر کیا وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ جس طریقے سے انہوں نے اپنی شہادت پیش کی اس سلسلے میں میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ ممبران اسمبلی کو اپنے self defense کا حق دیا جائے کیونکہ ہمارے اکثر لوگوں کے پاس ممنوعہ اور غیر ممنوعہ بور کے لائسنس بھی نہیں ہیں اور اگر خدا نخواستہ ایسا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو ہم اس پر retaliate نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میری پورے ایوان کی طرف سے یہ گزارش ہے کہ ہمیں self defense کے لئے کلاشنکوف یا ممنوعہ بور کے لائسنس issue کئے جائیں تاکہ اگر حملہ آور کے پہلے نشانے سے ہم بچ جائیں تو کم از کم ہم اپنا defense تو کر سکیں لہٰذا گزارش ہے کہ پنجاب حکومت ہمیں self defense کا حق دیتے ہوئے ممنوعہ بور کے دو دو لائسنس دے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! لاء منسٹر صاحب نے آپ کی بات بڑے غور سے سنی ہے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! امید ہے کہ اس پر عمل بھی کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! آپ نے ان کی بات بڑے غور سے سن لی ہے، رانا صاحب آپ اس پر کچھ کہنا پسند کریں گے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا صاحب سے جواب لے لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رانا صاحب سے اس کے بارے میں جواب لے لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! سارے ایوان کی یہ خواہش ہے کہ آپ اس پر کچھ بات کر لیں یہ جو ممنوعہ بور والی بات ہوئی ہے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! ڈی سی او اور جج کے ساتھ بھی گارڈ ہوتے ہیں جبکہ 5 لاکھ آبادی کے نمائندے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں جو کہ لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں ان کے لئے کوئی سکیورٹی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک سکیورٹی کا تعلق ہے میں بالکل سمجھتا ہوں کہ ایسی جگہوں پر یا ایسے منصب پر جو لوگ ڈیوٹی دے رہے ہیں کہ جہاں پر ان کو سکیورٹی کی ضرورت ہے وہاں پر بالکل عوامی نمائندوں کا بھی حق ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ راں صاحب نے جو بات کی ہے کہ دو دو کلاشنکوف کے لائسنس self defense کے لئے ہمیں دیئے جائیں تو اس کے لئے اگر راں صاحب یا ایوان اس بات کو مناسب سمجھے کہ یہ دو دو لائسنس یا ایک لائسنس دینا چاہئے تو جس طرح یہ معزز ایوان فیصلہ کرے لیکن اس کے لئے کم از کم یہ رکھ لیں کہ ایلیٹ ٹریننگ سکول میں پندرہ پندرہ دن کی ٹریننگ بھی معزز ممبران کریں کیونکہ کلاشنکوف صرف رکھنے سے ہی تو دفاع نہیں ہو گا بلکہ اس کو چلانے کا طریق کار اور اس کو defense کے وقت استعمال کرنے کا طریق کار بھی آنا چاہئے تو میرا خیال ہے کہ اگر اس قسم کا کوئی پیکج بن جائے کہ جو معزز ممبر کلاشنکوف رکھنا چاہے تو اس کے لئے وہ self defense کی ابتدائی ٹریننگ حاصل کر لے، یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے میاں صاحب! اس کو otherwise light mood میں نہ لیں۔ اگر کوئی صاحب چاہے وہ ممبر ہو یا کوئی ملازم ہو اگر وہ self defense کی ابتدائی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اپنے پاس اسلحہ رکھے گا تو وہ کارآمد ہو گا میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ بجائے اپنا دفاع کرنے کے fatal ہو سکتا ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی قرارداد یا معزز ایوان کے جو بھی ممبر ٹریننگ حاصل کر لے تو اس کے بعد اس کو لائسنس جاری کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جی، رانا صاحب کی بات تو جائز ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رانا صاحب کی تجویز بہت اچھی ہے۔ مجھے سپیشل برانچ راولپنڈی سے فون آیا کہ ہم آپ کو ایک letter receive کروانا چاہتے ہیں کہ آپ under threat ہیں میں نے پوچھا کہ کیا threat ہے تو انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی threat ہے تو رانا صاحب ضروری نہیں کہ ہم خود ٹریننگ حاصل کریں ہم trained لوگوں کو بھی رکھ سکتے ہیں۔ اگر ٹریننگ بھی دی جائے تو

ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہم trained لوگوں کو رکھ سکتے ہیں یہ لائسنس والے معاملے کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! یہ Federal Government issues نے حل کرنے ہیں لہٰذا اس پر آپ ایک قرارداد دے دیں۔ ایوان کی sense لیں گے اس کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کو ہم request بھجوا دیتے ہیں۔ آپ Monday والے دن قرارداد دے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ اگر ڈی سی او کمشنر اور سیکرٹریز سب نے این سی سی کی ٹریننگ لی ہے اور ان کو guards اور اسلحہ رکھنے کی اجازت ہے تو پھر ممبران اسمبلی بھی ٹریننگ لینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! اس پر آپ ایک قرارداد متفقہ طور پر دیں۔ میں نے رانا صاحب سے بات کر لی ہے۔ آپ Monday کو قرارداد دیں پھر ایوان کی اس پر sense لے لیتے ہیں۔ جی، جناب محمد وحید گل، الحاج محمد الیاس چنیوٹی، حاجی عمران ظفر، سید محمد محفوظ مشہدی، قاضی احمد سعید، جناب محمد ارشد ملک، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، ڈاکٹر فرزانہ نذیر، میاں محمد اسلم اقبال اور محترمہ نگہت شیخ ایم پی ایز سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محرک قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے فیصلے کو غلط قرار دینے پر سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کے بیان پر قانونی کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد وحید گل: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا خبریں اخبار کو دیا گیا بیان جس میں اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباؤ پر مرزائیوں کو غیر مسلم واقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ تھا وہ غلط تھا۔

مذکور کا یہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔ یہ معزز ایوان مذکور کے درج بالا بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا خبریں اخبار کو دیا گیا بیان جس میں اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباؤ پر مرزائیوں کو غیر مسلم واقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ تھا وہ غلط تھا۔

مذکور کا یہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔ یہ معزز ایوان مذکور کے درج بالا بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا خبریں اخبار کو دیا گیا بیان جس میں اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباؤ پر مرزائیوں کو غیر مسلم واقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ تھا وہ غلط تھا۔

مذکور کا یہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی و دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال اور دل آزاری کا سبب بنا ہے اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔ یہ معزز ایوان مذکور کے درج بالا بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان اور قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 31۔اگست 2015 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔